

کتاب و حدیث و اقوالِ امہ کی روشنی میں

۱۲۱

علم و علماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد مجری

ناشر
مرکز مجلس اہل علم

پہرے و حدیث و اقوال امہ کی روشنی میں

علم و علماء

تصنیف لطیف

حضرت فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد مجیدی

ناشر
مکتبہ مجلس اعظمہ لاہور

۲
سلسلہ مطبوعات نمبر ۲۵

باتی و سرپرست: علامہ عبدالحکیم خاں اختر شاہ بھبان پوری منظہری

نام کتاب: علم اور علماء

نام مصنف: حضرت مفتی جلال الدین احمد امجدی
دامت برکاتہم العالیہ

تعداد: ایک ہزار (۱۰۰)

اشاعت بار اول: ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۲ء

مطبع: شرکت پرنٹنگ پریس لاہور

ناشر: مرکزی مجلس امام اعظم رحبڑ

لاہور چھاؤنی

قیمت: دعائے خیر بحق اراکین و معاونین

نوٹ: اراکین کے علاوہ دوسرے حضرات چھ روپے کے ڈاک ٹکٹ

بھیج کر منگوائیں۔

رابطے کا پتہ

مرکزی مجلس امام اعظم رحبڑ

پریزائیبلنگ سٹور کورے چوک کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ کوڈ نمبر ۷۵۰۰۰

انتساب

والد گرامی جان محمد مرحوم کے نام جنہیں علم دین اتنا زیادہ عزیز تھا کہ اپنے بڑھاپے میں مجھ اکلوتے بیٹے کو دور دراز مقام پر علم حاصل کرنے کے لئے جانے کی اجازت دی۔ اور مرض الموت میں اپنی حالت سے گھر والوں کو مجھے مطلع کرنے سے منع کیا تا کہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ مگر میری دستار بندی سے آٹھ ماہ پیشتر مجھے عالم دین دیکھنے کی تمنا لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔

خدا کے عزوجل ان کی قبر پر رحمت و نور کی بارش فرمانا رہے اور قیامت کے دن سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

یہ مجموعہ مندرجہ ذیل کتابوں کے حوالوں سے مزین ہے

نمبر شمارہ	نام کتب	اسماے مصنفین	سن وفات
۱	قرآن مجید	منزل من اللہ۔ ابتدائے نزول۔ ۶۱۰ء انتہائے نزول ۶۳۲ء	
۲	بخاری شریف	ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری قدس سرہ	۲۵۴ھ
۳	مسلم شریف	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری قدس سرہ	۲۶۱ھ
۴	ابوداؤد شریف	ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ	۲۷۵ھ
۵	مشکوٰۃ شریف	شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی قدس سرہ	۷۲۰ھ
۶	کنز العمال	علامہ علاء الدین علی متقی برہان پوری قدس سرہ	۹۷۵ھ
۷	فتح الباری	حضرت علامہ ابوالفضل احمد بن حجر عسقلانی قدس سرہ	۸۵۲ھ
۸	مرتات	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	۱۰۱۳ھ
۹	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری قدس سرہ	۱۰۵۲ھ
۱۰	تفسیر کبیر	امام محمد فخر الدین رازی قدس سرہ	۷۰۴ھ
۱۱	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی قدس سرہ	۷۲۵ھ
۱۲	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود فرار بغوی قدس سرہ	۵۱۴ھ
۱۳	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری بن سلطان محمد ہروی قدس سرہ	۱۰۱۳ھ
۱۴	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ	۱۳۳۰ھ
۱۵	بہار شریعت	ابوالعلاء صدر الشریعہ محمد امجد علی قدس سرہ	۱۳۶۷ھ
۱۶	غنیۃ الطالبین	غوث صمدانی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ	۵۶۱ھ
۱۷	کیمیائے سعادت	حجتہ الاسلام امام محمد غزالی قدس سرہ	۵۰۵ھ
۱۸	التعریفات	سید شریف بروجانی قدس سرہ	۸۱۶ھ

فہرست مضامین

نمبر شمار

صفحہ

۱	نگاہِ اولیں	۴
۲	علم کی فضیلت	۷
۳	طلب علم اور اس کی فضیلت	۲۲
۴	طالب علم اور اس کی نیت	۳۱
۵	فقہ اور فقہاء کی فضیلت	۵۱
۶	علماء کی فضیلت	۶۲
۷	مجلس علماء کی فضیلت	۸۰
۸	تعلیم و تصنیف کی فضیلت	۸۵
۹	بے عمل عالم	۹۱
۱۰	دنیا دار اور برے علماء	۹۷
۱۱	علم چھپانے والے علماء	۱۰۹
۱۲	عالم کی توہین	۱۱۳
۱۳	جاہل مفتی	۱۱۶
۱۴	متفرقات	۱۲۱

نگاہِ اولین

اسلام کا دار و مدار اور اس کی ساری رونق علم دین ہی سے ہے مگر عام لوگ اس کی اہمیت سے بہت کم واقف ہیں یہی وجہ ہے کہ ان میں کے اکثر عالموں سے تعلق نہیں رکھتے، ان سے دور بھاگتے بلکہ ان میں سے بعض تو بلاوجہ عالم دین سے بغض و عناد رکھتے ہیں اور انکی توہین کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔ اسلئے ہم نے علم دین طالب علم اور علماء و فقہاء کی فضیلت پر قرآن و حدیث اور اقوال ائمہ سے یہ مجموعہ تیار کر دیا تاکہ اللہ و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک جو ان کا درجہ ہے اس سے عام لوگ بھی آگاہ ہو جائیں اور ان سے استفادہ کر کے اپنے ایمان و عمل کو سنواریں۔

ساتھ ہی اس کتاب میں ان سوالوں کے جوابات بھی ملیں گے کہ حقیقت میں عالم دین کون ہے؟ کیا صرف پڑھنے اور سننے سے عالم ہو جاتا ہے یا اس کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت ہے؟ کون سننے یا فتنہ عالم جاہل محض سے بدتر ہے؟ وہ کونسا عالم ہے جس پر جاہل سے زیادہ عذاب ہوگا؟ وہ کون سے نام نہاد علماء ہیں جو بدترین مخلوق ہیں؟ کونسی چیز علماء کے دلوں سے علم کو نکال دیتی ہے؟ عالم حق گوئی کیوں نہیں کرتا؟ کب عالم کو برا کہنا کفر ہے؟ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ علم الفتویٰ کیسے حاصل ہوتا ہے؟ کون عالم فقہ کے دروازہ میں داخل نہیں ہوتا؟ اور علم کی بغل میں شیطان نے کس چیز کا جھنڈا گاڑا ہے؟

دعا ہے کہ خدائے عز و جل سب لوگوں کو اس کتاب سے پورے طور پر مستفید ہونے کی توفیق رفیق بخشے اور اسے میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جَلَّالُ الدِّينِ أَحْمَدُ اَلْحَدَّادِيُّ

۲۵ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

لَكَ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ

وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

علم دین ہو قرآن مجید اور حدیث شریف سے تعلق رکھتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ کہ جس پر قرآن و حدیث کے سمجھنے کا دار و مدار ہے جیسے لغت، نحو اور صرف وغیرہ کا علم۔ دوسرے وہ جو عقیدے، عمل اور اخلاق سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے علاوہ ایک علم اور ہے جو ایک نور ہے اس سے خدائے تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اس کو علم حقیقت کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں جس علم کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ حسب درجہ علم کی ان تمام قسموں کو شامل ہے۔ (ماخوذ اشعة اللمعات)

علم کی فضیلت

اے اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي
عِلْمًا

اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب!
مجھے علم زیادہ دے (پک ۱۴۷)

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں

کہ اس آیت کریمہ سے علم کی فضیلت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے اس لئے کہ
خدا نے تعالیٰ نے اپنے پیارے مصطفیٰ اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم کے
علاوہ کسی دوسری چیز کی زیادتی کے طلب کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔
(فتح الباری شرح بخاری جلد اول ص ۱۳۱)

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔
الْعِلْمُ حَيَاةٌ الْإِسْلَامِ
عِمَادُ الدِّينِ۔ رواہ ابوالشیخ
علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبہ
ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۳۔ حضرت عباده رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔
الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْعِبَادَةِ
رواہ ابوالشیخ
علم عبادت سے بہتر ہے۔
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
انہوں نے فرمایا۔

تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةٌ
مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ
إِحْيَائِهَا۔
رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا
پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔
(مشکوٰۃ ص ۳۷)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس
حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ایک گھنٹہ آپس میں علم کی تکرار کرنا،

استاد سے پڑھنا، شاگرد کو پڑھانا، کتاب تصنیف کرنا یا ان کا مطالعہ کرنا
رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۱)

۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

فَضْلٌ فِي عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ

علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے

فَضْلٌ فِي عِبَادَةٍ وَمَلَائِكُ

بہتر ہے اور دین کی اصل پر سزگاری

الدِّينِ الْوَسْعُ۔ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

یعنی علم کی زیادتی اگرچہ تھوڑی ہو عبادت کی زیادتی سے بہتر ہے اگرچہ

زیادہ ہو (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۷۲) اور دین کی درستگی حرام اور شبہہ حرام

سے بچنے میں ہے جیسے کہ دین کا فساد لالچ میں ہے (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۵۱)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں

نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ أَيْةٌ مُحْكَمَةٌ

علم تین ہیں۔ ثابت آیت، مضبوط

أَوْسَنَةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ

حدیث اور تیسرے فریضہ عادلہ یعنی

عَادِلَةٌ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ

اجماع و قیاس (مشکوٰۃ ص ۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر

فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ دین اور شریعت کے

اصول کے علم چار ہیں قرآن مجید، حدیث شریف، اجماع اور قیاس۔

(اشعة اللمعات ج ۱ ص ۱۷۷)

۷۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے

کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

دو چیزوں کے سوا کسی میں حسد جائز

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ

نہیں۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا

مال دیا اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ

فَسَلَّطَهُ عَلَىٰ هَلَكَةٍ فِي

کرے۔ اور دوسرا وہ شخص جس کو

الْحَقِّ۔ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ

اللہ نے دین کا علم عطا فرمایا تو وہ

الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي

اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اسکی

بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔

تعلیم دیتا ہے (بخاری ج ۱ ص ۱۷۷)

رواہ البخاری

یہ آرزو کرنا کہ کسی کی نعمت یا فضیلت اس کی بجائے مجھ کو مل جائے

اسے حسد کہتے ہیں اور حسد کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

یعنی حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے کہ آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد شریف

جلد ۲ ص ۳۱۴) اور اس حدیث شریف میں جو بظاہر دو چیزوں میں حسد

کرنے کو جائز بتایا گیا اس کا مطلب ہے رشک و آرزو۔ حدیث شریف کا

خلاصہ یہ ہے کہ لوگ طرح طرح کی آرزو کرتے ہیں لیکن آرزو کرنے کے لائق صرف دو نعمتیں ہیں ایک وہ مال جو راہِ حق میں خرچ کیا جائے اور دوسرے وہ علم کہ اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اسے لوگوں کو سکھایا جائے۔

۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ
عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ
إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ
أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهَا أَوْ
وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے
اس کا عمل کٹ جاتا ہے مگر تین عمل کا
ثواب برابر جاری رہتا ہے صدقہ جاریہ
علم جس سے نفع حاصل کیا جائے یا
نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے

(مشکوٰۃ ص ۳۲)

رواہ مسلم

صدقہ جاریہ سے مراد ہے مسجد و مدرسہ بنوانا یا زمین اور کتاب وغیرہ وقف کرنا۔ اور علم سے مراد ہے دینی کتابیں تصنیف کرنا اور اچھے شاگردوں کو چھوڑ جانا جن سے دینی فیضان جاری رہے۔ اور باپ نے اگر اپنی اولاد کو نیک بنایا تو وہ اس کے لئے دعائے خیر کریں یا نہ کریں باپ کو بہر حال ثواب ملے گا۔

۹۔ حضرت علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

اَلْعِلْمُ خَزَائِنٌ وَمِفْتَاحُهَا
السُّؤَالُ فَاسْأَلُوا بِرَحْمَتِ
اللّٰهِ . رواه ابو نعیم فی الحلیۃ

علم خزانے ہیں اور ان کی کنجی سوال
ہے تو سوال کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم
فرمائے گا۔ (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۶)

۱۰۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْعِلْمُ مِيرَاتِي وَمِيرَاتُ
الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِي .
رواه الديلمی فی مسند الفردوس

علم میری میراث ہے اور جو مجھ سے
پہلے انبیاء گذرے ہیں ان کی میراث
ہے (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

اَلْعِلْمُ وَالْمَالُ يَسْتُرَانِ
كُلَّ عَيْبٍ وَالْجَهْلُ وَالْفَقْرُ
يَكْشِفَانِ كُلَّ عَيْبٍ .
رواه الديلمی فی مسند الفردوس

علم اور مال ہر عیب کو چھپاتے
ہیں اور جہالت و غریبی ہر عیب
کو کھولتے ہیں۔
(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۷)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْعِلْمُ
بِاللّٰهِ . اِنَّ الْعِلْمَ يَنْفَعُكَ
مَعَهُ قَلِيلُ الْعَمَلِ وَكَثِيرُهُ

اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم
بہترین عمل ہے۔ علم کے ساتھ تجھے
تھوڑا اور زیادہ عمل فائدہ دے گا

اور جہالت کے ساتھ نہ سمجھے تھوڑا عمل
فائدہ دے گا اور نہ زیادہ۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۲)

وَإِنَّ الْجَهْلَ لَا يَنْفَعُكَ
مَعَهُ قَلِيلُ الْعَمَلِ وَلَا
كَثِيرُهُ۔ رواه الحكيم

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام مال،
سلطنت اور علم کے درمیان اختیار
دے گئے تو انہوں نے علم کو پسند فرمایا
تو علم اختیار کرنے کے سبب سلطنت
اور مال سے بھی سرفراز کئے گئے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۷)

خَيْرٌ سُلَيْمَانَ بَيْنَ مَالٍ
وَالْمُلْكِ وَالْعِلْمِ فَاخْتَارَ
الْعِلْمَ فَأُعْطِيَ الْمُلْكَ
وَالْمَالُ لِاخْتِيَارِهِ
الْعِلْمَ۔

رواه ابن عساکر

۱۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

علم کو لازم پکڑو اس لئے کہ علم مومن
کا گہرا دوست ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۸)

عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ
الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ۔

رواه الحكيم

۱۵۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

علم کی زیادتی مجھے عبادت کی زیادتی
سے بہت محبوب ہے (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۸)

فَضْلُ الْعِلْمِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
فَضْلِ الْعِبَادَةِ۔ رواه الحاكم

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قَلِيلُ الْعَمَلِ يُنْفَعُ مَعَ
الْعِلْمِ وَكَثِيرُ الْعَمَلِ لَا
يُنْفَعُ مَعَ الْجَهْلِ۔

تھوڑا عمل علم کے ساتھ فائدہ دیتا
ہے اور زیادہ عمل جہالت کے ساتھ
فائدہ نہیں دیتا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۸)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لِكُلِّ شَيْءٍ طَرِيقٌ وَ
طَرِيقُ الْجَنَّةِ الْعِلْمُ۔

ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور
جنت کا راستہ علم ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۹)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۱۸۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ صَارَ بِالْعِلْمِ حَيًّا لَمْ
يَمُتْ أَبَدًا۔

جو علم سے زندہ ہوگا وہ کبھی نہیں
مرے گا۔ (حاشیہ ہدایہ جلد اول ص ۸)

کہتا ہے نام علم سے زندہ ہمیشہ داغ

اولاد سے تو بس یہی دوپشت پھارپشت

۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

مَا اسْتَرَدَّلَ اللَّهُ تَعَالَى
عَبْدًا إِلَّا أَحْضَرَ عَلَيْهِ الْعِلْمُ

اللہ تعالیٰ علم و ادب کو بندہ
پر روک کر اسے ذلیل کرتا

وَالْأَدَبَ رَوَاهُ ابْنُ النُّجَّارِ
ہے۔ (کنز العمال ج. ۱ ص ۸۹)

۲۰۔ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں

تَعْلِمُ الْعِلْمِ فَإِنْ كَانَتْ
لَكَ مَالٌ كَانِ الْعِلْمُ
لَكَ جَمَالًا وَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَكَ مَالٌ كَانِ
الْعِلْمُ لَكَ مَالًا۔

علم حاصل کرو۔ اگر تمہارے لئے مال
بھی ہوگا تو علم تمہارے لئے خوبصورتی
ہوگا اور اگر تمہارے لئے مال نہیں
ہوگا تو علم ہی تمہارے لئے مال ہوگا
(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر

فرماتے ہیں۔

قَالَ بَعْضُهُمْ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَهُ
بِقَدَرٍ مَّا فَاخْتَلَفَ
السَّيْلُ رَبِّدًا رَابِعًا
السَّيْلُ هُنَا
الْعِلْمُ شَبَّهَهُ
اللَّهُ تَعَالَى بِالْمَاءِ لِخَمْسِ

اللہ تعالیٰ کے قول أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
خدا سے عروج و جل نے آسمان سے پانی
اتار اتونا لے اپنے اپنے لائق بہرہ
نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے
جھاگ اٹھالائی (پک ۸۷) اس
کے بارے میں بعض مفسرین نے
فرمایا کہ السَّيْلُ سے مراد یہاں
علم ہے۔ پانچ وجہ ہے کہ علم کو پانی

خِصَالٍ -

سے تشبیہ دی۔

أَحَدَهَا - كَمَا أَنَّ الْمَطْرَ

يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ كَذَلِكَ

الْعِلْمُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ -

وَالثَّانِي - كَمَا أَنَّ إِصْلَاحَ

الْأَرْضِ بِالْمَطْرِ فَإِصْلَاحُ

الْخَلْقِ بِالْعِلْمِ -

وَالثَّلَاثُ - كَمَا أَنَّ الزَّرْعَ

وَالنَّبَاتَ لَا يَخْرُجُ بِغَيْرِ

الْمَطْرِ كَذَلِكَ الْأَعْمَالُ

وَالطَّاعَاتُ لَا تَخْرُجُ بِغَيْرِ

الْعِلْمِ -

وَالرَّابِعُ - كَمَا أَنَّ الْمَطْرَ

فَرَعُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ

كَذَلِكَ الْعِلْمُ فَإِنَّهُ فَرَعُ

الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ -

وَالخَامِسُ - كَمَا أَنَّ الْمَطْرَ

أَوَّلٌ - جِيسے بارش آسمان سے

اترتی ہے ایسے ہی علم بھی

آسمان سے اترتا ہے۔

دوم - زمین کی درستگی بارش سے

ہے تو مخلوق کی درستگی علم

سے ہے۔

سوم - جیسے کھیتی اور ہریالی

بغیر بارش کے نہیں پیدا ہوتی

ایسے ہی اعمال و طاعات

کا وجود بغیر علم کے نہیں

ہوتا۔

چہارم - جیسے کہ بارش گرج

اور بجلی کی فرع ہے ایسے

ہی علم ہے کہ وہ وعدہ اور

وعید کی فرع ہے۔

پنجم - جیسے کہ بارش نفع اور نقصان

دونوں پہنچاتی ہے ایسے ہی علم سے
نفع اور نقصان دونوں پہنچتا ہے
جو علم پر عمل کرے اس کے لئے وہ
فائدہ مند ہے۔ اور جو اس پر عمل
نہ کرے اس کے لئے نقصان دہ

ہے۔ (تفسیر کبیرج ۱ ص ۲۷۷)

۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

مال سے علم سات وجہوں سے
افضل ہے۔

اول۔ علم انبیاء علیہم السلام
کی میراث ہے اور مال فرعونوں
کی میراث ہے۔

دوم۔ علم خرچ کرنے سے نہیں
گھٹتا ہے اور مال گھٹتا ہے۔

سوم۔ مال حفاظت کا محتاج
ہوتا ہے اور علم عالم کی حفاظت
کرتا ہے۔

نَافِعٌ وَضَائِعٌ كَذَلِكَ
الْعِلْمُ نَافِعٌ وَضَائِعٌ
نَافِعٌ لِمَنْ عَمِلَ
بِهِ ضَائِعٌ لِمَنْ لَمْ
يَعْمَلْ بِهِ۔

الْعِلْمُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَالِ
بِسَبْعَةِ أَوْجُهٍ۔

أُولَاهَا۔ الْعِلْمُ مِيرَاثُ
الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَالُ مِيرَاثُ
الْفِرَاعِنَةِ۔

وَالثَّانِي۔ الْعِلْمُ لَا يَنْقُصُ
بِالنَّفَقَةِ وَالْمَالُ يَنْقُصُ۔

وَالثَّلَاثُ۔ يَحْتَاجُ الْمَالُ
إِلَى الْحَافِظِ وَالْعِلْمُ
يَحْفَظُ صَاحِبَهُ۔

وَالرَّابِعُ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ
يَبْقَى مَالُهُ وَالْعِلْمُ يَدْخُلُ
مَعَ صَاحِبِهِ قَبْرَهُ .

وَالْخَامِسُ . الْمَالُ يَحْضُلُ
لِلْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ وَالْعِلْمُ
لَا يَحْضُلُ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ .

وَالسَّادِسُ . جَمِيعُ النَّاسِ
يَحْتَاجُونَ إِلَى صَاحِبِ الْعِلْمِ
فِي أَمْرِ دِينِهِمْ وَلَا يَحْتَاجُونَ
إِلَى صَاحِبِ الْمَالِ .

وَالسَّابِعُ . الْعِلْمُ يُقْوِي
الرَّجُلَ عَلَى الْمُرُورِ عَلَى
الصِّرَاطِ وَالْمَالُ يَمْنَعُهُ

چہارم۔ جب آدمی مر جاتا ہے اس کا
مال دنیا میں باقی رہتا ہے اور علم
اس کے ساتھ قبر میں جاتا ہے۔

پنجم۔ مال مومن اور کافر دونوں کو
حاصل ہوتا ہے۔ اور علم دین صرف
مومن کو حاصل ہوتا ہے۔

ششم۔ سب لوگ اپنے
دینی معاملہ میں عالم کے محتاج
ہیں اور مالدار کے محتاج
نہیں۔

ہفتم۔ علم سے پل صراط پر گزرنے
میں قوت حاصل ہوگی اور مال اس میں
رکاوٹ پیدا کرے گا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۷)

۲۳۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ایک ساعت غور و فکر کرنا ساٹھ سال کی

عبادت سے بہتر ہے (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

تَفَكَّرُ سَاعَةً خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةٍ

سِتِّينَ سَنَةً .

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس

فضیلت کی دو وجہیں ہیں۔

اول۔ غور و فکر کرنا تجھے اللہ تعالیٰ

تک پہنچائے گا۔ اور عبادت تجھے

اللہ تعالیٰ کے ثواب تک پہنچائے گی

اور جو چیز کہ اللہ تعالیٰ تک پہنچانے

والی ہو وہ بہتر ہے اس چیز

سے جو تجھے غیر اللہ تک

پہنچائے۔

أَحَدُهُمَا أَنْ التَّفَكُّرَ

يُوصِلُكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَ

الْعِبَادَةُ تُوَصِّلُكَ إِلَى

ثَوَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِي

يُوصِلُكَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

خَيْرٌ مِمَّا يُوصِلُكَ إِلَى

غَيْرِ اللَّهِ۔

والثاني۔ أَنَّ التَّفَكُّرَ عَمَلُ

الْقَلْبِ وَالطَّاعَةَ عَمَلُ الْجَوَارِحِ

وَالْقَلْبُ أَشْرَفُ مِنَ الْجَوَارِحِ

فَكَانَ عَمَلُ الْقَلْبِ أَشْرَفَ

مِنْ عَمَلِ الْجَوَارِحِ وَالَّذِي

يُوكِّدُ هَذَا الْوَجْهَ قَوْلُهُ

تَعَالَى أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي

جَعَلَ الصَّلَاةَ وَسِيلَةً إِلَى

دوم۔ غور و فکر دل کا کام ہے اور

فرمانبرداری دوسرے اعضا کا عمل

ہے۔ اور دل تمام اعضا سے افضل

ہے تو اس کا عمل بھی تمام اعضا کے

عمل سے افضل ہے۔ اور وہ دلیل

ہو اس بات کو مضبوط کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قول أَقِمِ الصَّلَاةَ

لِذِكْرِي ہے یعنی میری یاد کیلئے

ذِكْرِ الْقَلْبِ وَالْمَقْصُودِ
 أَشْرَفُ مِنَ الْوَسِيلَةِ
 فَذَلِكَ ذَلِكَ عَلَى آتِ
 الْعِلْمِ أَشْرَفُ مِنْ
 غَيْرِهِ۔

نماز قائم کرو (پ ۱۰ ع ۱) اس لئے کہ
 اللہ تعالیٰ نے دل کی یاد کیلئے نماز کو وسیلہ
 ٹھہرایا۔ اور مقصود وسیلہ سے افضل ہوتا
 ہے۔ تو ثابت ہوا کہ علم دوسری چیزوں سے
 افضل ہے۔ (تفسیر کبیر ج اول ص ۲۸)

۲۴۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

قَالَ تَعَالَى وَعَلَّمَكَ
 مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط
 وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ
 عَظِيمًا فَسَمِيَ الْعِلْمُ عَظِيمًا
 وَسَمِيَ الْحِكْمَةُ خَيْرًا
 كَثِيرًا فَالْحِكْمَةُ هِيَ
 الْعِلْمُ وَقَالَ أَيْضًا
 الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
 فَجَعَلَ هَذِهِ النِّعْمَةَ
 مُقَدِّمَةً عَلَى جَمِيعِ
 النِّعَمِ فَذَلِكَ عَلَى آتِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور تمہیں سکھا دیا
 جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا تم پر
 بڑا فضل ہے (پ ۱۲ ع ۱۲) تو اللہ تعالیٰ
 نے علم کو عظیم فرمایا اور (آیت کریمہ
 وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
 أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ بَلْ يَسْتَفْتِي
 حِمْيَرًا مَمْدُودًا إِذْ يَسْتَفْتِيهِمْ
 بَرَاءُ بْنُ مَرْزُوقٍ كَذِبًا لِيُكَفِّرَ
 بِهِ) حکمت کو خیر کثیر فرمایا اور حکمت علم ہی
 ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جن نے اپنے
 محبوب کو قرآن سکھایا (پ ۲ ع ۱۱) تو
 خدا کے تعالیٰ نے اس نعمت کو ساری
 نعمتوں پر مقدم فرمایا جس سے ثابت

أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ ۔
ہوا کہ علم سب سے افضل ہے ۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸)

۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ۔

الْعِلْمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَالِ . الْعِلْمُ
يَحْرُسُكَ وَأَنْتَ تَحْرُسُ
الْمَالَ وَالْمَالُ تَنْقُصُهُ
التَّفَقُّهُ وَالْعِلْمُ يَزْكُو
بِالْإِنْفَاقِ . وَالْعِلْمُ حَاكِمٌ
وَالْمَالُ مَحْكُومٌ عَلَيْهِ ۔

علم مال سے بہتر ہے ۔ علم تیری حفاظت
کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا
ہے ۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا
ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا
ہے ۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ
ہے ۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۲۶۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۔

الْقَلْبُ مَمِيَّتٌ وَحَيَاتُهُ
بِالْعِلْمِ ۔

دل مردہ ہے اور اس کی زندگی علم
سے ہے (تفسیر کبیر ج اول ص ۲۸۴)

۲۷۔ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں ۔

كَمَا أَنَّ الْغَيْثَ يُحْيِي
الْبَلَدَ الْمَيِّتَ فَكَذَا
عُلُومُ الدِّينِ تُحْيِي لِقَلْبِ
الْمَيِّتِ ۔

جیسے بارش مردہ شہر میں زندگی پیدا
کر دیتی ہے ایسے ہی دین کے علوم مردہ
دل میں زندگی ڈال دیتے ہیں ۔
(فتح الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۱۶۱)

طلب علم اور اس کی فضیلت

۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم
صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى
كُلِّ مُسْلِمٍ۔
علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (و عورت)
پر فرض ہے۔

رواہ ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں شاہین حدیث
نے فرمایا کہ علم سے مراد وہ مذہبی علم ہے جس کا حاصل کرنا بندہ کے لئے
ضروری ہے جیسے خدائے تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی وحدانیت اس کے
رسول کی نبوت کی شناخت اور ضروری مسائل کے ساتھ نماز پڑھنے
کے طریقے کو جاننا۔ مسلمان کے لئے ان چیزوں کا علم فرض عین ہے اور
فتویٰ واجتہاد کے مرتبہ کو پہنچنا فرض کفایہ ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۳۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تخریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علم سے مراد وہ علم ہے جو مسلمانوں

کو وقت پر ضروری ہے مثلاً جب اسلام میں داخل ہوا تو اس پر خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کو پہچاننا اور سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کو جاننا واجب ہو گیا اور ہر اس چیز کا علم ضروری ہو گیا کہ جس کے بغیر ایمان صحیح نہیں۔ اور جب نماز کا وقت آگیا تو اس پر نماز کے احکام کا جاننا واجب ہو گیا۔ اور جب ماہ رمضان آگیا تو روزہ کے احکام کا سیکھنا ضروری ہو گیا اور جب مالک نصاب ہو گیا تو زکوٰۃ کے مسائل کا جاننا واجب ہو گیا۔ اور اگر مالک نصاب ہونے سے پہلے مر گیا اور زکوٰۃ کے مسائل کو نہ سیکھا تو گنہگار نہ ہوا۔ اور جب عورت سے نکاح کیا تو حیض و نفاس وغیرہ جتنے مسائل کامیاں بیوی سے تعلق ہے مسلمان پر جاننا واجب ہو جاتا ہے۔ وعلى هذا القياس۔

(اشعة الملتات جلد اول ص ۱۶۱)

اور حضرت علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دکانداروں کو درے مار کر علم سیکھنے کے لئے بھیجتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو شخص خرید و فروخت کے احکام نہ جانے وہ تجارت نہ کرے کہ لائمی میں سود کھائے گا اور اسے خبر نہ ہوگی۔ اسی طرح ہر پیشہ کا ایک علم ہے یہاں تک کہ اگر حجام ہے تو اس کو یہ جاننا ضروری ہے کہ آدمی کے بدن سے کیا چیز کاٹنے کے لائق ہے اور کیا چیز

کاٹنے کے لائق نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور یہ علوم ہر شخص کے حال کے موافق ہوتے ہیں لہذا بزاز پر حجامت کا پیشہ سیکھنا فرض نہیں

(کیمیائے سعادت ص ۱۲۹)

انتباہ۔ علم حاصل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم بن کر کسی مدرسہ میں اپنا نام لکھائے اور پڑھے جیسا کہ راج ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ علمائے اہلسنت سے ملاقات کر کے شریعت کا حکم ان سے معلوم کرے یا معتبر اور مستند کتابوں کے ذریعہ حلال و حرام اور جائز و ناجائز کی جانکاری حاصل کرے۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزے سے بہتر ہے۔

طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ قِيَامٍ لَّيْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ
يَوْمًا خَيْرٌ مِّنْ صِيَامٍ
ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۵)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل ہے نماز سے، روزہ سے

طَلَبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ
مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ

حج سے اور جہاد فی سبیل اللہ سے

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۵)

وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

رواه الطبرانی

۴۔ حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص علم دین حاصل کرنے کیلئے

سفر کرتا ہے تو خدا اُسے تعالیٰ اسے

جنت کے راستوں میں سے ایک

راستہ پر چلا دیتا ہے۔ اور طالب علم کی

رضا حاصل کرنے کے لئے فرشتے

اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۲)

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ

فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ

طَرِيقًا مِنْ طُرُقِ

الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ

لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ

الْعِلْمِ

رواه الترمذی و ابو داؤد

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔

اس حدیث شریف میں اس بات

کی جانب اشارہ ہے کہ جنت کے

راستے علم کے راستوں میں محدود ہیں

اس لئے کہ نیک عمل بغیر علم کے متصور

نہیں۔ (مرقاۃ ج ۱ ص ۲۲۹)

فِيهِ إِيمَاءٌ إِلَى أَنْ طُرُقِ

الْجَنَّةِ مَحْصُورَةٌ فِي

طُرُقِ الْعِلْمِ فَإِنَّ الْعَمَلَ

الصَّالِحَ لَا يَتَصَوَّرُ بِدُونِ

الْعِلْمِ

اور تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے شہر بصرہ میں اس حدیث شریف کو ایک محدث سے بیان کیا جبکہ اس مجلس میں ایک بد مذہب معتزلی بھی بیٹھا ہوا تھا جو علم حاصل کرنے کے لئے آیا ہوا تھا اس نے اس حدیث شریف کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کل ہم جوتا پہن کر چلیں گے اور اس سے فرشتوں کے پیروں کو روندیں گے۔ جب اپنے کہنے کے مطابق دوسرے دن وہ جوتا پہن کر چلا تو دھڑام سے گر گیا اور اس کے پیروں میں مرض آکلہ پیدا ہو گیا جس سے اس کے دونوں پیر سڑ گئے۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۲۹)

اور طبرانی نے کہا کہ میں نے ابن یحییٰ ساجی سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہم ایک محدث کے یہاں جانے کے لئے بصرہ شہر کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے تو ہمارے ساتھ ایک مسخرہ آدمی تھا جو اپنے دین میں متہم تھا اس نے کہا اِرْفَعُوا اَرْجُلَكُمْ عَنْ اَجْنَحَةِ الْمَلَائِكَةِ لَا تَكْسِرُوْهَا۔ اپنے پیروں کو فرشتوں کے پیروں سے اٹھا لو انہیں نہ توڑو۔ یعنی اس حدیث شریف کا مذاق اڑایا تو اسی جگہ پر اس کے پیروں نے اس کو پچھاڑ دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر گر گیا۔

(مرقاۃ ج ۱ ص ۲۲۹)

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ
فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ
بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي
بَيْتٍ مِّنْ بَيْوتِ اللَّهِ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ
وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ
إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ
السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ
الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ
اللَّهُ فِي مَسْجِدٍ
عِندَهُ

جو شخص علم کی تلاش میں راستہ چلتا
ہے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ
اس پر جنت کے راستہ کو آسان
کر دیتا ہے۔ اور جب کوئی قوم
اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں
(یعنی مسجد، مدرسہ یا خانقاہ میں) جمع
ہوتی ہے اور قرآن مجید کو پڑھتی
پڑھاتی ہے تو ان پر خدا کی تسکین
نازل ہوتی ہے، خدا کی رحمت ان کو
ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھر
لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں
کا ذکر ان فرشتوں میں کرتا ہے جو
اس کے پاس رہتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۳۳)

رواہ مسلم

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى

جو علم کی تلاش میں نکلا تو وہ واپسی
تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں

يَرْجِعُ۔ رواہ الترمذی ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

نوٹ۔ فتویٰ حاصل کرنے کے لئے عالم دین کے گھر
جانا یہ بھی طلب علم میں داخل ہے۔

۷۔ حضرت سیدنا ازہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَاتَ
كُفَّارَةً لِمَا مَضَى۔

جس نے علم حاصل کیا تو یہ حاصل
کرنا اس کے گزرے ہوئے گناہوں
کا کفارہ ہو گیا۔

رواہ الترمذی والدارمی

اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ طالب علم جو گناہ
چاہے کرے بلکہ مطلب یہ ہے کہ علم دین حاصل کرنے سے گناہ وغیرہ
معاف ہو جاتے ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ اچھی نیت سے علم حاصل کرنا
توبہ سے اس کے گناہوں کی معافی کا وسیلہ ہوگا۔

۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خیر یعنی علم کی باتیں سننے سے مومن
کبھی سیر نہیں ہوگا یہاں تک کہ
جنت میں پہنچ جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۳۳)

لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ
خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّىٰ يَكُونَ
مِنْهَا كَأَلِ الْجَنَّةِ

رواہ الترمذی

۹۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس نے علم دین تلاش کیا اور اسے
پالیا تو اس کے لئے ثواب کا دوہرا
حصہ ہے۔ اور جس نے اس کو نہیں
پالیا تو اس کے لئے ایک حصہ ہے

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَأَدْرَكَهُ
كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْأَجْرِ
فَإِنْ لَمْ يَدْرِكْهُ كَانَ
لَهُ كِفْلٌ مِنَ الْأَجْرِ

رواہ الدارمی

۱۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خدا نے تعالیٰ نے یہ میری طرف وحی
فرمائی ہے کہ جو شخص علم کی تلاش
میں کسی راستہ پر چلے گا میں اسکے
لئے جنت کا راستہ آسان

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَىٰ
إِلَيَّ أَنَّهُ مَنْ سَلَكَ
مَسْلَكَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

رواہ البیہقی

کردوں گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶)

۱۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

علیہ الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْهُوَ مَا لَا يَشْبَعَانِ

مَنْهُوَ مُمْ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ

وَمَنْهُوَ مُمْ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ

مِنْهَا۔ رواہ البیہقی

دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ہیں۔

ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا

دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر

نہیں ہوتا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں۔

آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا

ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی

ہے۔

علم ہر چند بیشتر حاصل می کند

متعطش ترمی گردد۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۷۳)

معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں

اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔

۱۲۔ حضرت عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

دو بھوکے کبھی سیر نہیں ہوتے

مَنْهُوَ مَا لَا يَشْبَعَانِ

صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ
الدُّنْيَا وَلَا يَسْتَوِيَانِ أَمَّا
صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزِدُّهُ
رِضَىٰ لِلرَّحْمَنِ وَأَمَّا
صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَىٰ
فِي الطُّغْيَانِ ثُمَّ قَرَأَ
عَبْدُ اللَّهِ كَلِمَاتِ
الرِّسَاكَ لِيَطْمَئِنُّ
رَأْسُهُ اسْتَغْنَىٰ قَالَ
وَقَالَ لِأَخِي إِسْمَاعِيلَ
يَخْشَىٰ اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ

رواه الدرر

(پ ۲۲ ع ۱۶۴ مشکوٰۃ ص ۳۷)

۱۳۔ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ
فَانظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ
دِينَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

یہ (یعنی قرآن و حدیث کا) علم دین ہے
تو دیکھ لو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل
کر رہے ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷)

علم والا اور دنیا دار مگر دونوں برابر نہیں
کہ علم والا خدا سے تعالیٰ کی خوشنودی
بڑھاتا ہے اور دنیا دار سرکشی میں
بڑھ جاتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ
نے یہ آیت پڑھی کَلَّا لَخِ يَعْنِي
خبردار ہو بیشک انسان سرکشی کرتا
ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز
سمجھتا ہے (پ ۳ سورہ علق) راوی
نے کہا اور حضرت عبداللہ نے دوسرے
کے لئے یہ آیت کریمہ پڑھی اِنَّمَا
يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ
بندوں میں علم راہی ڈرتے ہیں۔

یعنی گمراہ، بیدین اور دنیا دار سے قرآن و حدیث کا علم نہ حاصل کر و کہ گمراہی، بیدینی اور دنیا داری پیدا ہوگی۔ اور کسی اجتماع میں بد مذہب کا وعظ بھی سننے کے لئے نہ جاؤ کہ بد مذہبی اثر کر جائے گی اسی لئے بد مذہب کی تقریر سننے کے لئے جانا حرام و ناجائز ہے۔

۱۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

أَجْوَعُ النَّاسِ طَالِبُ الْعِلْمِ وَأَشْبَعُهُمُ الَّذِي لَا يَبْتَغِيهِ۔
طالب علم لوگوں میں سب سے زیادہ بھوکا ہے اور ان میں جس کا پیٹ بھرا ہے وہ علم کو تلاش نہیں کرتا۔
رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس (کنز العمال ج ۱ ص ۷۷)

۱۵۔ حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

إِذَا جَاءَ الْمَوْتَ لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَهُوَ عَلَى هَذِهِ الْحَالَةِ مَاتَ وَهُوَ شَهِيدٌ۔
جبکہ طالب علم کو موت آجائے اور وہ طلب علم کی حالت پر مرنے تو وہ شہید ہے۔
رواہ البزار (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۹)

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

أَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً قِيَامَتِ الْكَافِرِ وَالْغَالِبِ مِنَ الْغَالِبِ

یَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ
 آمَنَهُ طَلَبَ الْعِلْمِ فِي
 الدُّنْيَا فَلَمْ يَطْلُبْهُ
 رواہ ابن عساکر

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ
 جسے دنیا میں علم دین حاصل کرنے کا
 موقع ملا مگر اس نے علم دین حاصل
 نہیں کیا۔ (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۹)

۱۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔
 أَطْلَبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّينِ
 رواہ ابن عبدالبر

علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین
 میں ہو۔ (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۹)

اس حدیث شریف سے علم دین کی بے انتہا اہمیت ثابت ہوتی
 ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ ہوائی جہاز، ریل اور موٹر نہیں تھے عرب سے
 ملک چین پہنچنا کتنا مشکل کام تھا مگر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگرچہ تم کو عرب سے ملک چین جانا پڑے لیکن
 علم دین ضرور حاصل کرو اس سے غفلت ہرگز نہ برتو۔

۱۸۔ حضرت زیاد بن حارث صدیقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ تَكَفَّلَ اللَّهُ
 لَهُ بِرِزْقِهِ
 رواہ الخطیب

جس نے علم دین حاصل کیا اللہ تعالیٰ
 نے اس کی روزی کو اپنے ذمہ کرم پر
 لے لیا۔ (کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۹)

۱۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

علم حاصل کرو اور علم کے لئے ہیبت
اور وقار سیکھو اور جو لوگ کہ تم سے
علم حاصل کریں ان کے ساتھ نرمی
سے پیش آؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا
الْبِلْمَ السَّكِينَةَ وَالْوِقَارَ
وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُونَ
مِنْهُ۔ رواہ الطبرانی

۲۰۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

بہترین عطیہ وہ کلمہ حق ہے کہ جسے
تم سنو پھر اسے اپنے مسلمان بھائی
کے پاس لے جاؤ اور اس کو وہ
کلمہ حق سکھاؤ۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

نِعْمَ الْعَطِيَّةُ كَلِمَةُ حَقٍّ
تَسْمَعُهَا ثُمَّ تَحْمِلُهَا إِلَى
أَخٍ لَكَ مُسْلِمٍ فَتُعَلِّمُهَا
إِيَّاهُ۔ رواہ الطبرانی

۲۱۔ حضرت حسان بن ابوسنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

علم کا حاصل کرنے والا جاہلوں کے
درمیان ایسا ہے جیسے زندہ مردوں
کے درمیان۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

طَالِبُ الْعِلْمِ بَيْنَ
الْجُهَّالِ كَالْحَيِّ بَيْنَ
الْأَمْوَاتِ۔

۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طالب علم اللہ تعالیٰ کے نزدیک
جواہر فی سبیل اللہ سے افضل

طَالِبُ الْعِلْمِ أَفْضَلُ
عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْجَاهِدِ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ہے۔

(کنز العمال ج. ۱ ص ۸۱)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۲۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

علم دین کا تلاش کرنے والا رحمت کا

طَالِبُ الْعِلْمِ طَالِبُ

تلاش کرنے والا ہے۔ علم دین حاصل

الرَّحْمَةِ طَالِبُ الْعِلْمِ

کرنے والا اسلام کا کھمبا ہے اس کو

رُكْنُ الْإِسْلَامِ وَيُعْطَى

نبیوں کے ساتھ ثواب دیا جائے گا

أَجْرُهُ مَعَ النَّبِيِّينَ

(کنز العمال ج. ۱ ص ۸۲)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۲۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

وہ دل کہ جس میں کچھ علم نہیں ہے

قَلْبٌ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ

ویران گھر کی طرح ہے تو علم سیکھو اور

مِنَ الْحِكْمَةِ كَبَيْتٍ خَرِبٍ

سکھاؤ اور دین کی سمجھ حاصل کرو

فَتَعَلَّمُوا وَعَلِمُوا وَتَفَقَّهُوا

اور جاہل ہو کر نہ مرو کہ اللہ تعالیٰ

وَلَا تَمُوتُوا أَجْرَهَا لِأَنَّ

جاہل ہونے کا عذر نہیں قبول

اللَّهُ لَا يَعْزُرُ عَنِ الْجَهْلِ

فرمائے گا۔ (کنز العمال ج. ۱ ص ۸۳)

رواہ ابن السنی

۲۵۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

یہ بات صدقہ میں سے ہے کہ آدمی

مِنَ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ

الرَّجُلُ الْعِلْمُ فَيَعْمَلُ
بِهِ وَيُعَلِّمَهُ۔

علم سیکھے تو اس پر عمل کرے اور
دوسرے کو سکھائے۔

رواہ ابوخیثمہ

(کنز العمال ج. ۱ ص ۸۹)

۲۴۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ طَلَبُ
الْعِلْمِ۔ رَوَاهُ الدَّبَلِيُّ

بہترین عبادت علم کا ہاصل کرنا ہے
(کنز العمال ج. ۱ ص ۹۰)

۲۵۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے۔

مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ يُتَعَلَّمُهَا
الْمُؤْمِنُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ
عِبَادَةِ سَنَةٍ وَخَيْرٌ لَّهُ
مِنْ عِتْقِ رَقَبَةٍ مِّنْ
وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَإِنَّ
طَالِبَ الْعِلْمِ وَالْمَرْأَةَ
الْمُطِيعَةَ لِرِزْقِهَا
وَالْوَلَدَ الْبَارَّ لِوَالِدَيْهِ
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

ایک دینی مسئلہ کہ مسلمان اس کو
سیکھے ایک سال کی عبادت سے
بہتر ہے اور حضرت اسمعیل
علیہ السلام کی اولاد کے غلام کو
آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اور
بیشک طالب علم، وہ عورت جو
اپنے شوہر کی فرمانبردار ہے اور
وہ لڑکا جو اپنے ماں باپ کیساتھ
بھلائی کرتا ہے۔ یہ سب نبیائے کرام

کے ساتھ بے حساب جنت میں
داخل ہونگے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۶۱)

مَعَ الْأَنْبِيَاءِ بِغَيْرِ حِسَابٍ
رواہ الرافعی

۲۸۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

جو شخص علم کی تلاش میں ہوگا
جنت اس کی تلاش میں ہوگی۔ اور
جو شخص گناہ کی کھوج میں ہوگا جہنم
اس کی کھوج میں ہوگی۔

مَنْ كَانَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ
كَانَتْ الْجَنَّةُ فِي طَلَبِهِ وَ
مَنْ كَانَ فِي طَلَبِ الْمَعْصِيَةِ
كَانَتْ النَّارُ فِي طَلَبِهِ۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

رواہ ابن النجار

۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جس نے بچپن میں علم نہیں حاصل
کیا تو بڑی عمر کا ہو کر اس کو حاصل
کیا پھر مر گیا تو وہ شہید مرا۔

مَنْ لَمْ يَطْلُبِ الْعِلْمَ
صَغِيرًا فَطَلَبَهُ كَبِيرًا
فَمَاتَ مَاتَ شَهِيدًا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

رواہ ابن النجار

۳۰۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جب کہ تو علم کا ایک حصہ سیکھے
یہ تیرے لئے اس بات سے بہتر
ہے کہ ہزار رکعت نفل نماز پڑھے

إِذَا تَعَلَّمْتَ بَابًا مِّنَ
الْعِلْمِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ
أَنْ تُصَلِّيَ أَلْفَ رَكْعَةٍ

تَطَوُّعًا مُتَّقِبَةً

جو مقبول ہوں۔

رواہ الدیلمی

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۳)

۳۱۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو شخص جہنم سے اللہ کے آزاد

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ

کئے ہوئے لوگوں کو دیکھنا پسند

إِلَى عِتْقَاءِ اللَّهِ مِنَ النَّارِ

کرے تو وہ طالب علموں کو دیکھے

فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْمُتَعَلِّمِينَ

قسم ہے اس ذات کی جس کے

فَوَالَّذِي نَفْسِي

قبضہ قدرت میں میری جان ہے

بِيَدِهِ مَا مِنْ مُتَعَلِّمٍ

کوئی طالب علم جب کسی عالم کے

يَخْتَلِفُ إِلَى بَابِ

دروازہ پر آتا جانا ہے تو اللہ تعالیٰ

عَالِمٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ

اس کے لئے ہر قدم کے بدلے

لَهُ بِكُلِّ قَدَمٍ عِبَادَةً

ایک سال کی عبادت لکھتا ہے

سَنَةً وَبَنَى لَكَ

اور اس کے لئے ہر قدم کے بدلے

بِكُلِّ قَدَمٍ مَدِينَةً

جنت میں ایک شہر تیار کرتا ہے۔

فِي الْجَنَّةِ وَيَمْشِي

اور وہ زمین پر اس حال میں چلنا

عَلَى الْأَرْضِ وَالْأَرْضُ

ہے زمین اس کے لئے مغفرت۔

تَسْتَغْفِرُكَ وَيُمْسِي

طلب کرتی ہے۔ اور صبح و شام
وہ اس حال میں کرتا ہے کہ بخشا ہوا
ہوتا ہے اور ملائکہ طالب علموں کیلئے
گوہری دیتے ہیں کہ وہ جہنم سے اللہ
کے آزاد کئے ہوئے ہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۳۲ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
جس شخص کے قدم علم کی طلب
میں گرد آلود ہوں اللہ تعالیٰ
اس کے جسم کو جہنم پر حرام
فرمائے گا اور خدائے تعالیٰ کے
فرشتے اس کے لئے مغفرت
طلب کریں گے۔ اور اگر علم کی
طلب میں مر گیا تو شہید ہوا۔ اور
اس کی قبر جنت کے باغوں میں
سے ایک باغ ہوگی۔ اور اس کی
قبر تاحدنگاہ کشادہ کردی جائیگی

وَيُصْبِحُ مَغْفُورًا لَّهُ
وَشَهِدَاتِ الْمَلَائِكَةِ
لَهُمْ بِأَنْتَهُمْ
عَتَقَاءُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ

مَنْ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ
فِي طَلَبِ الْعِلْمِ حَرَّمَ
اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُ مَلَكَ
وَإِنْ مَاتَ فِي طَلَبِهِ
مَاتَ شَهِيدًا وَكَانَ
قَبْرُهُ رَوْضَةً مِّنْ
رَّيَاضِ الْجَنَّةِ وَيُوسَّعُ
لَهُ فِي قَبْرِهِ مَكَّةَ
بَصْرَةَ وَيُنَوِّرُ عَلَى

اور اس کے پڑوسیوں پر روشن
 کر دی جائیں گی پھالیس قبریں
 اس کے دائیں، پھالیس اس کے
 بائیں، پھالیس اس کے پیچھے اور
 پھالیس قبریں اس کے آگے۔

جِبْرَاتِهِ اَبْعَيْنَ قَبْرًا
 عَنْ يَمِينِهِ وَاَبْعَيْنَ
 قَبْرًا عَنْ يَسَارِهِ وَاَبْعَيْنَ
 عَنْ خَلْفِهِ
 وَاَبْعَيْنَ اَمَامَهُ۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۸۱)

۳۳۔ حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے

ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک صحابی سے گفتگو فرما
 رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ یہ شخص جو آپ سے بات
 کر رہا ہے اس کی عمر صرف ایک ساعت اور باقی رہ گئی ہے اور
 وہ عصر کا وقت تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کو اس
 بات سے آگاہ فرمایا تو وہ بیقرار ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے
 کوئی ایسا عمل بتائیے جو اس وقت میرے لئے زیادہ مناسب ہو حضور
 نے فرمایا اِسْتَعْلِبِ بِالتَّعَلُّمِ عِلْمًا حَاصِلًا كَرِهًا فِي شُغْلٍ
 يُوَجَّهُ اَوْ تَوَدَّ عِلْمًا حَاصِلًا كَرِهًا فِي شُغْلٍ يُوَجَّهُ اَوْ تَوَدَّ
 اِنْتِقَالَ كَرِهًا۔ راوی نے کہا کہ اگر علم سے افضل کوئی اور چیز ہوتی
 تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس وقت میں اسی کے کرنے کا حکم

فرماتے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۳۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ مومن چھ خوبیوں کے سبب علم حاصل کرتا ہے۔ اول اللہ تعالیٰ نے مجھے فرائض کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کی ادائیگی پر قادر نہیں ہو سکتا۔ دوم خدائے تعالیٰ نے مجھے گناہوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے بچ نہیں سکتا۔ سوم اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کا شکر مجھ پر لازم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر ان کا شکر نہیں کر سکتا۔ چہاں کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے مخلوق کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر انصاف نہیں کر سکتا۔ پنجم اللہ تعالیٰ نے مجھے بلا پر صبر کرنے کا حکم فرمایا ہے اور میں علم کے بغیر اس پر صبر نہیں کر سکتا۔ ششم خدائے تعالیٰ نے مجھے شیطان سے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے اور میں علم کے بغیر اس سے دشمنی نہیں کر سکتا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۸)

طالب علم اور اس کی نیت

طلب علم سے دین اسلام کی تقویت اور اس کی نشر و اشاعت

مقصود ہوتا کہ اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا و
 خوشنودی حاصل ہو۔ مال و دولت اور بھاء و حشمت ہرگز مقصود نہ ہو
 کہ اس نیت سے علم دین حاصل کرنے پر بے شمار وعیدیں وارد ہیں۔
 اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يُبْتَغَى
 بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا
 لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِّنَ
 الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ
 الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 يَعْنِي رِيحَهَا

جس نے اس علم کو سیکھا جس سے
 خدا کی خوشنودی حاصل کی جاتی
 ہے صرف اس نیت سے کہ اس کے
 ذریعہ دنیاوی سامان حاصل
 کرے وہ قیامت کے دن
 جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ (مشکوٰۃ ص ۳۵)

اس حدیث شریف کی شرح کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص علم دین
 سے صرف دنیا کا قصد کرے وہ اس وعید کا مستحق ہے۔ اور اگر مقصود
 صرف اللہ کی رضا ہو مگر ساتھ میں دنیا اس لئے حاصل کی جائے تاکہ
 فراغت سے خدمت دین ہو تو حرج نہیں۔ اور اگر دین و دنیا دونوں
 مقصود ہوں تو نیت کے تناسب سے علم حاصل کرنے کا ثواب کم

ہو جائے گا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أُسْتُشِرَ
فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَهُ
فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا
عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ
قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى
أُسْتُشِرْتُ قَالَ
كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ
لِأَنَّ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ
قِيلَ ثُمَّ أَمْرِي بِهِ
فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِهِ
حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ

لوگوں میں سب سے پہلے قیامت
کے دن جس کا فیصلہ کیا جائے گا
وہ شہید ہے تو اسے حاضر کیا جائیگا
تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا
اقرار کرے گا تو وہ اقرار کرے گا۔
تو اللہ فرمائے گا تو نے اس کے شکر
میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا تیری
راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ قتل کر دیا
گیا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے
اس لئے لڑائی کی تھی کہ تجھے بہادر
کہا جائے تو تجھ کو بہادر کہا گیا پھر حکم
ہو گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹا
جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک
دیا جائے گا۔ اور وہ شخص جس نے

فَاتَى بِهَا فَعَرَفَهُ
نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ
فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ
تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ
وَقَرَأْتُ فِيكَ
الْقُرْآنَ قَالَ كَذِبْتَ
وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ
لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ
قَرَأْتَ الْقُرْآنَ
لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ
فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أَمْرِي بِهِ
فَسُحِبَ عَلَيَّ وَجْهِي
حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ
رَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ
كُلِّهِ فَأَتَى بِهِ فَعَرَفَهُ
نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ

علم حاصل کیا اور اس کو سکھایا اور
قرآن پڑھا اس کو لایا جائے گا اللہ
اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا تو وہ
یاد کرے گا فرمائے گا تو نے ان کے
شکریہ میں کیا کام کیا؟ عرض کرے گا
علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن
پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ تو نے
اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے
اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری
کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا پھر حکم دیا
جائے گا تو اسے منہ کے بل کھینچا
جائے گا یہاں تک کہ آگ میں ڈال
دیا جائے گا پھر وہ شخص جسے خدا
نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال
عطا فرمایا اسے حاضر کیا جائے گا اللہ
اس کو اپنی نعمتوں کا اقرار کرے گا
وہ اقرار کرے گا فرمائے گا تو نے

ان کے شکریہ میں کیا کام کیا؟ عزمیٰ
 کرے گا میں نے کوئی ایسا راستہ
 جس میں خرچ کرنا تجھ کو پسند ہے
 نہیں چھوڑا اور تیری خوشنودی کیلئے
 اس میں خرچ کیا اللہ فرمائے گا تو
 جھوٹا ہے تو نے تو اس لئے خرچ
 کیا کہ تجھے سخی کہا جائے تو وہ کہہ لیا گیا
 پھر حکم دیا جائے گا تو اس کو منہ کے
 بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک آگ
 میں پھینک دیا جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۳۳)

فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ
 مَا تَرَكَتُ مِنْ سَبِيلٍ
 تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا
 إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ
 قَالَ كَذِبْتَ وَلَكِنَّكَ
 فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ
 جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ
 ثُمَّ أَمْرٌ بِهِ فَسُحِبَ
 عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ
 فِي النَّارِ۔

رواہ سلم

اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ اگر علم دین سے مال و
 دولت مقصود نہ ہو بلکہ صرف عالم کہلوانا مقصود ہو تو اس صورت
 میں بھی ثواب کی بجائے عذاب ہوگا۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَإِضْعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ
 نَاهِلٌ كَوْعَلْمِ سَكْمَانِ وَالْإِيَّاسِ

أَهْلِهِ كَمُقَدِّدِ الْخَنَازِيرِ
 الْجَوَاهِرِ وَاللُّؤْلُؤِ
 وَالذَّهَبِ۔ رواه ابن ماجہ
 ہے جیسے سوروں کو جو اہرات
 موتی اور سونے کا ہار پہنانے
 والا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

ناہل سے مراد یا تو وہ شخص ہے جو نا سمجھ ہے اور یا تو وہ طالب علم
 مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے نہیں بلکہ مال و دولت یا
 بجاہ و حشمت کے لئے علم دین حاصل کرتا ہے اس لئے کہ ایسے شخص
 سے اسلام و سنیت کو فائدہ کی بجائے نقصان پہنچے گا اور ہدایت کی
 بجائے گمراہی پھیلے گی۔ حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ناہل راعلم وفن آموختن

دادن تیغ ست دست راہزن

یعنی نااہل کو علم و بہتر سکھانا ایسا ہے جیسے ڈاکو کے ہاتھ میں

تلوار دینا۔

۴۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جو اس لئے علم حاصل کرے تاکہ

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

اس سے عالموں کا مقابلہ کرے یا

لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ

اس لئے تاکہ جاہلوں سے جھگڑے یا

لِيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ

اس لئے تاکہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ
کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں
داخل کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۳۳)

يُصْرَفُ بِهِ وَجُودَ النَّاسِ
إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ
رواه الترمذی

۵۔ حضرت حسن بھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص کو اس حال میں موت
آئے کہ وہ اسلام کو تازہ زندگی
بخشنے کے لئے علم حاصل کر رہا ہو
تو اس کے اور انبیاء کے درمیان
جنت میں ایک درجہ ہوگا۔
(مشکوٰۃ ص ۳۴)

مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ
وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ
لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ
فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّينَ
دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي
الْجَنَّةِ۔ رواه الدارمی

۶۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل
کرے تاکہ اس کے ذریعہ حق کی
طرف سے باطل کا رد کرے یا ہتھکڑی
سے گمراہی کو ہٹائے تو وہ چالیس
سال عبادت کرنے والے کی

مَنْ خَرَجَ يَطْلُبُ بَابًا
مِّنَ الْعِلْمِ لِيُرُدَّ بِهِ
بَاطِلًا مِّنْ حَقٍّ أَوْ
ضَلَالًا مِّنْ هَدًى
كَانَ كَعِبَادَةِ مُتَعَبِّدٍ

أَرْبَعِينَ عَامًا.

عبادت کے مثل ہے۔

رواہ الدیلمی

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ

جو شخص علم کا ایک حصہ حاصل کرے

تاکہ اس سے خود اپنی یا بعد کے لوگوں

کی اصلاح کرے تو اللہ تعالیٰ

اس کے لئے ٹیلہ کی ریت کے برابر

ثواب لکھے گا۔

لِيُصْلِحَ بِهِ نَفْسَهُ أَوْ

لِمَنْ بَعْدَهُ لَا كُتِبَ اللَّهُ

لَهُ مِنَ الْأَجْرِ بَعْدُ

رَمَلٍ عَالِجٍ.

رواہ ابن عساکر

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۲)

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِلَّهِ فَهُوَ

جو اللہ کی توشنودی کیلئے علم حاصل

کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو

دن میں روزہ رکھے اور رات میں

عبادت کرے۔ اور بیشک علم کا

ایک باب کہ آدمی سیکھے اس کے

لئے اس بات سے بہتر ہے کہ

كَالصَّائِمِ نَهَارًا وَ

كَالْقَائِمِ لَيْلَةً وَإِنَّ

بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ يَتَعَلَّمُهُ

الشَّجَلُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ

أَنْ يَكُونَ لَكَ

أَبُو قُبَيْسٍ ذَهَبًا
فَيُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ابو قبیس پہاڑ اس کے لئے سونا
ہو جائے تو وہ اس کو اللہ کی راہ
میں خرچ کرے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۴۵)

۹۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ
لِيُحَدِّثَ بِهِ النَّاسَ
إِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ
أَعْطَاهُ أَجْرَ سَبْعِينَ
نَبِيًّا۔

جو شخص اس لئے علم حاصل کرے
تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے
اس کو لوگوں سے بیان کرے تو
خدا نے تعالیٰ اس کو ستر نبیوں کا ثواب
عطا فرمائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۴۵)

۱۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِغَيْرِ
اللَّهِ تَعَالَى فَلْيَتَّبِعْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

جو اللہ کے علاوہ دوسرے کیلئے
علم دین حاصل کرے وہ اپنا ٹھکانہ
جہنم میں بنالے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۲)

رواہ الترمذی

۱۱۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَنْ طَلَبَ عِلْمًا يُبَاهِي
بِهِ النَّاسَ فَهُوَ

جو شخص علم حاصل کرے اس کے
سبب لوگوں سے فخر کرے تو وہ

فِي النَّارِ -

جہنم میں جائے گا۔

رواہ ابن عساکر

(کنز العمال ج. ۱ ص ۱۱۵)

۱۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جو شخص دنیا کی نیت سے حدیث

مَنْ طَلَبَ الْحَدِيثَ أَوِ الْعِلْمَ

یا دوسرا علم حاصل کرے وہ آخرت

يُرِيدُ بِهِ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ

کی کھیتی نہیں پائے گا۔

حَرِثَ الْآخِرَةَ -

رواہ ابن النجار

(کنز العمال ج. ۱ ص ۱۱۵)

۱۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

جو عمل نہ کرنے کے لئے علم حاصل

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

کرے تو وہ اس شخص کے مثل ہے

لِغَيْرِ الْعَمَلِ فَهُوَ

جو اپنے رب عزوجل سے ٹھٹھا

كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهِ

کرنے والا ہے۔

عَزَّوَجَلَّ -

رواہ الدیلمی

(کنز العمال ج. ۱ ص ۱۱۶)

۱۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جو شخص آخرت کے کام سے دنیا

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا

طلب کرے اس کیلئے آخرت

بِعَمَلِ الْآخِرَةِ فَلَيْسَ

میں کوئی حصہ نہیں۔

لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ

تَصْيِبٌ رَوَاهُ الدِّبْلِيُّ

دکتر العمال ج. ۱ ص ۱۱۶

فقہ اور فقہاء کی فضیلت

لغت میں متکلم کے کلام سے اس کی غرض کے سمجھنے کو فقہ کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں فقہ ان احکام شرعیہ عملیہ کے جاننے کو کہتے ہیں جنکو ادلہ تفصیلیہ سے حاصل کیا گیا ہو (التعریفات للسیّد شریف جبر جانی ص ۱۲۷) اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں فقہ دراصل بمعنی فہم و فطنت ست و در عرف شرع غالب آمدہ بر علم احکام عملیہ یعنی فقہ کالفاظ اصل میں فہم و ذکاوت کے معنی میں آتا ہے مگر عرف شرع میں اکثر احکام شرعیہ کے علم پر پولا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج اول ص ۱۵۲) فقہ جاننے والے کو فقیہ کہتے ہیں فقہاء اس کی جمع ہے۔

ارخداے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا
فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا

قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ۔
اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ
وہ بچیں۔ (پ ۱۷ ع ۴)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں
اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ سفر کے بغیر علم فقہ اگر نہ حاصل ہو سکے
تو اس کے لئے سفر کرنا واجب ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۵۳۵)

اور حضرت صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ
احکام دین کے علم کو کہتے ہیں فقہ مصطلح اس کا صحیح مصداق ہے۔ اور
تحریر فرماتے ہیں کہ فقہ افضل ترین علوم ہے۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر
فرماتے ہیں کہ علم دین فقہ و حدیث ہے۔ منطق و فلسفہ کے جاننے والے
علماء نہیں۔ یہ امور متعلق بہ فقہ ہیں تو جو فقہ میں زیادہ ہے وہی بڑا عالم
دین ہے اگرچہ دوسرا حدیث و تفسیر سے زیادہ اشتغال رکھتا ہو۔
(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵۷۲)

۲۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ
أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا۔
اور جس شخص کو حکمت دی گئی اسے
بہت بھلائی ملی۔ (پ ۱۷ ع ۵)

صاحب در مختار حضرت علامہ حسکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں قَدْ فَسَّرَ الْحِكْمَةَ زُمْرًا أَرْبَابِ التَّفْسِيرِ يَعْلَمُ الْفُرُوعَ الَّذِي هُوَ عِلْمُ الْفِقْهِ یعنی مفسرین کی ایک جماعت نے حکمت کی تفسیر کی ہے ان فروع کا جاننا جو علم فقہ ہے (در مختار مع شامی ج ۱ ص ۲۸) ثابت ہوا کہ فقہ ایسی فضیلت والا علم ہے کہ جسے وہ دیا گیا وہ خیر کثیر سے سرفراز کیا گیا۔

۳۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا
يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ۔
اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔
(بخاری شریف ج ۱ ص ۱۶)

متفق علیہ
فقہ بنا دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کا فہم، زیرکی، دانائی عطا فرماتا ہے اور اس کے دیدہ بصیرت کو کھول دیتا ہے کہ قرآن مجید و حدیث شریف کے معانی کا درک حاصل ہو جانا ہے اور اس کی حقیقی مراد تک پہنچ جانا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۲)
اور حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین کا فقیہ نہیں ہوا

یعنی اس نے مذہب اسلام کے قواعد اور جو فروع کہ اس سے متعلق ہیں ان کو نہیں سیکھا تو وہ بھلائی سے محروم ہو گیا۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کا سب لوگوں سے اور فقہ کا سارے علوم سے افضل ہونے کا

اس حدیث شریف میں واضح بیان ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۱۵۱)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ
الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خَيْرُهُمْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ
فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا۔

لوگ کان ہیں جیسے کہ سونا چاندی
کی کانیں۔ ان میں سے جو کفر میں
اچھے تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں
جبکہ وہ دین میں فقاہت حاصل

رواہ مسلم کریں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر

فرماتے ہیں کہ حضور کے قول إِذَا فَقِهُوا (یعنی جبکہ وہ فقیہ ہو جائیں۔
علم دین سیکھ لیں اور صاحب بصیرت ہو جائیں) میں اس بات کی
جانب اشارہ ہے کہ دین میں دار و مدار علم و معرفت حاصل کرنے پر ہے
اور اگر اس علم و معرفت کے ساتھ اس کی شرافت اور ذاتی بزرگی بھی جمع
ہو جائیں تو اس کا بھی بڑا اعتبار ہوگا۔ علم دین کے بغیر اس کی کوئی حیثیت

نہیں اسی لئے کہا گیا ہے وہ عالم جس میں کینہ پن نہ ہو شریف جاہل سے بہتر ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۲)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

فَقِيَهُ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى
الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

رواہ الترمذی

حضرت ملا علی قادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیطان

پر فقیہ ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری اس لئے ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہیں آتا اور لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتا ہے جبکہ عابد شیطان کے پھندے میں آجاتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۳)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خَصُلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي
مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَكَأَنَّ
فَقَّهُ فِي الدِّينِ۔

دو خوبیاں منافق میں جمع نہیں

ہو سکتیں اچھے اخلاق اور دین

کا تفقہ۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

رواہ الترمذی

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جس شخص کے اخلاق عمدہ ہوں اور اس میں تفقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ ہو وہ منافق نہیں۔

، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ
فِي الدِّينِ اِنْ اِحْتَجَّ
اِلَيْهِ نَفْعَ وَاِنْ اسْتُغْنِيَ
عَنْهُ اَغْنَى نَفْسَهُ۔

دین کا وہ فقیہ کیا ہی بہترین آدمی ہے کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو فائدہ پہنچا دے اور اگر اس سے لاپرواہی کی بجائے تو وہ لوگوں سے

رواہ رزین بے نیاز رہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دین کو ایسا ہونا چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کا محتاج نہ بنائے اور نہ ان کے ملنے جملنے کا خواہشمند ہو مگر لوگوں سے بالکل علیحدگی بھی نہ اختیار کرے کہ ان کو اپنے علم سے فائدہ نہ پہنچائے بلکہ اگر لوگ اس کے علم کے محتاج ہوں تو ان کو اپنے علم سے فائدہ پہنچانا ہے اور اگر لوگوں کو اس کی حاجت نہ ہو تو وہ اللہ کی عبادت، دینی کتابوں کے مطالعہ، تصنیف و تالیف اور علم دین کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف رہے۔

(اشعة المعاتج ص ۱۷۱)

۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ حَفِظَ عَلَيَّ أُمَّتِي
أَرْبَعِينَ حَدِيثًا
فِي أَمْرِ دِينِهَا
بَعَثَهُ اللَّهُ فَقِيهًا
وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
شَافِعًا وَشَهِيدًا۔
رواہ ابوسہیبی

جو شخص دین سے متعلق چالیس حدیثیں
یاد کرے اور میری امت کے لوگوں
کو پہنچائے اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اسے فقہاء کے گروہ میں اٹھائے گا
اور میں قیامت کے دن اس کی
شفاعت کروں گا اور اس کے
ایمان و اطاعت کی گواہی دوں گا۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

إِذَا أَسْرَا اللَّهُ بِعَبْدٍ
خَيْرًا فَقَهْرًا فِي
الدِّينِ وَرَهْبًا
فِي الدُّنْيَا وَبَصْرًا
عُيُوبَهُ۔

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ
بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کا فقیہ
بناتا ہے اور اس میں دنیا کی بے زحمتی
پیدا کرتا ہے اور اس کے عیبوں کو
اسے چھپوا دیتا ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸)

رواہ ابن حبان

۱۰۔ حضرت واٹلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

الْمُتَعَبِّدُ بِغَيْرِ الْفِقْهِ
كَالْجِمَارِ فِي الطَّاحُونِ۔
فقہ کے بغیر عبادت کرنے والا ایسا
ہے جیسے چکی کا گدھا۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۰)

مطلب یہ ہے کہ جیسے پہلے زمانہ میں آٹا کی چکی کو گدھا چلایا کرتا تھا
مگر آٹا کھانے کے لئے اس کو نہیں ملتا تھا ایسے ہی بغیر فقہ یعنی مسائل شرعیہ
کی رعایت کے بغیر جو عبادت کی مشقت اٹھاتا ہے اسے کچھ ثواب
نہیں ملتا۔

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى بِشَيْءٍ
أَفْضَلُ مِنَ الْفِقْهِ فِي
الدِّينِ وَالفِقِيهِ وَاحِدٌ
أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ
أَلْفِ عَابِدٍ وَلكلِّ شَيْءٍ
عِمَادٌ وَعِمَادُ الدِّينِ
الْفِقْهُ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط
دینی فقہ سے افضل اللہ تعالیٰ
کے نزدیک کوئی چیز نہیں ہے
اور ضرور ایک فقیہ شیطان پر
ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے
اور ہر چیز کے لئے ایک کھمبا ہے
اور اس دین کا کھمبا فقہ ہے
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۲)

۱۲۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

عبادت میں افضل فقہ ہے اور

دین میں افضل پرہیزگاری ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۵)

أَفْضَلُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ وَ

أَفْضَلُ الدِّينِ الْوَرَعُ

رواہ الطبرانی

۱۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

ہر چیز کے لئے ایک کھیا ہے اور

اس دین کا کھیا فقہ ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۶)

لِكُلِّ شَيْءٍ دِعَامَةٌ وَ

دِعَامَةُ هَذَا الدِّينِ الْفِقْهُ

رواہ الخطیب

۱۴۔ حضرت درہ بنت ابولہب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

ہے۔

لوگوں میں اچھے وہ ہیں جو ان میں

زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں۔ اور

جو ان میں زیادہ دینی سمجھ رکھنے والے

ہیں۔ اور جو ان میں زیادہ اللہ سے

ڈرنے والے ہیں اور جو ان میں زیادہ

اچھی بات کا حکم کرنے والے ہیں اور

جو ان میں زیادہ بری بات سے

روکنے والے ہیں اور جو ان میں

خَيْرُ النَّاسِ

أَقْرَأُهُمْ وَأَفْقَهُهُمْ

فِي دِينِ الشَّرِّ وَ

أَتْقَاهُمْ بِشَرِّهِ وَ

أَمْرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

وَأَنْهَاهُمْ عَنِ

الْمُنْكَرِ وَأَوْصَلُهُمْ

لِلرَّحْمَةِ

رواہ احمد

زیادہ صلہ رحمی والے ہیں۔

(کنز العمال، ج. ۱۰، ص ۸۷)

۱۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

قَلِيلُ الْفِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ
كَثِيرِ الْعِبَادَةِ وَكَفَى بِالْمَرْءِ
فِقْهًا إِذَا عَبَدَ اللَّهَ۔

تھوڑی فقہ زیادہ عبادت سے
بہتر ہے اور انسان کو فقہ کافی
ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت

کرے۔ (کنز العمال، ج. ۱۰، ص ۸۸)

رواہ الطبرانی

۱۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

طَلَبُ الْفِقْهِ حَتْمٌ وَاجِبٌ
عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

فقہ کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت
پر ضروری ہے واجب ہے۔

(کنز العمال، ج. ۱۰، ص ۹۱)

رواہ الحاکم فی المستدرک

۱۷۔ حضرت عبداللہ بن جبر، الزبیدی سے مروی ہے۔

مَنْ تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ
تَفَاءَلُ اللَّهُ هَمَّهُ وَ
رِزْقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا
يَحْتَسِبُ۔

جو شخص اللہ کے دین کا فقیہ بنا
اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے
غم اور اس کی روزی کو کافی ہوگا
جہاں سے وہ گمان نہیں کرے گا

(کنز العمال، ج. ۱۰، ص ۹۲)

رواہ الخطیب

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

خَيْرُ الْعِبَادَةِ الْفِقْهُ۔

بہترین عبادت فقہ ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۰۱)

رواہ ابوالشیخ

۱۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

لَا عِبَادَةَ إِلَّا بِالْفِقْهِ وَحُجْلِسُ

فقہ کے بغیر کوئی عبادت نہیں اور

فِقْهِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ

فقہ کی مجلس ساٹھ سال کی عبادت

سِتِّينَ سَنَةً۔

سے بہتر ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۰۱)

رواہ الدارقطنی فی الافراد

۲۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔

مَثَلُ الْعَابِدِ الذِّي

اس عبادت گزار کی حالت جو فقہ

لَا يَتَفَقَّهُ كَمَثَلِ الذِّي

نہیں جانتا ہے اس شخص کی حالت

يَبْنِي بِاللَّيْلِ يَهْدِيهِمْ

کے مثل ہے جو رات میں گھبرانا

بِالنَّهَارِ۔

ہے اور دن میں ڈھادیتا ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۰۲)

رواہ الدیلمی

۲۱۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

إِلَّا خَيْرٌ فِي عِبَادَةِ

سن لو! نہیں ہے کوئی بھلائی ایسی

لَيْسَ فِيهَا تَفَقُّهُ وَلَا

عبادت میں جس میں تفقہ نہ ہو اور

نہ ایسے علم میں کہ جس میں غور و فکر

نہ ہو۔ دکن العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱

فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَدَبُّرٌ

رواہ ابن لال فی مکارم الاخلاق

۲۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

دین کی آفتیں تین ہیں۔ فاسق

فقیر، ظالم امام اور جاہل مجتہد۔

دکن العمال ج ۱۰ ص ۱۰۵

أَفَةُ الدِّينِ ثَلَاثَةٌ فَقِيرٌ

فَاجِرٌ وَإِمَامٌ جَائِرٌ وَمُجْتَهِدٌ

جَاهِلٌ۔ رواہ الدیلمی فی الفردوس

علماء کی فضیلت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت

کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور

جو تم میں اولوالامر ہیں۔

(پ ۵ ع ۵)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا

الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ

مِنْكُمْ۔

حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر

فرماتے ہیں۔

اولی الامر سے مراد علماء ہیں اصح

الْمُرَادُ مِنْ أُولِي الْأَمْرِ

الْعُلَمَاءُ فِي أَصْحَابِ الْقَوْلِ
رَأَتْ الْمُلُوكَ يَجِبُ
عَلَيْهِمْ طَاعَةُ الْعُلَمَاءِ
وَلَا يَنْعَكِسُ۔

اقوال میں۔ اس لئے کہ بادشاہوں
پر علماء کی فرمانبرداری واجب ہے
اور اس کا برعکس نہیں۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۴۴)

اس تفسیر کی روشنی میں آیت کریمہ کا ترجمہ یوں ہوا کہ اللہ ورسول
کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں عالم ہیں ان کی فرمانبرداری کرو۔

۲۔ اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی
ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(پ ۲۲ ع ۱۴)

حضرت علامہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں
کہ آیت مبارکہ میں اس بات پر دلالت ہے کہ علماء جنتی ہیں اور وہ
اس لئے کہ علماء خشیت والے ہیں اور ہر وہ شخص جو خشیت والا
ہے وہ جنتی ہے تو علماء جنتی ہیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خشیت
والے جنتی ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے جَزَاءُ هُمُ الْخَيْرِ لِمَا كَانُوا
صَلُّوا ان کے رب کے پاس رہنے کے بارغ ہیں جن کے نیچے نہریں
بھاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی

اور وہ اللہ سے راضی رہے اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے
(پس سورہ لم یکن تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۹)

۳۔ اور خدائے عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا
يَعْلَمُونَ۔
(پس ۲۲ ع ۱۵)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے
غیر عالم خواہ عابد ہو یا غیر عابد۔ بہر حال عالم اس سے افضل ہے۔
۴۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں
کے اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے
خاص کر ان کے درجے کو بلند
فرمائے گا۔ (پس ۲۸ ع ۲)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سب مومن بڑے درجے
والے ہیں اور ان میں خاص کر علمائے دین بہت بلند مرتبے والے
ہیں۔ دنیا و آخرت میں ان کی عزت ہے خدائے تعالیٰ نے ان کے
لئے بلندی درجات کا وعدہ فرمایا ہے۔

انتباہ قرآن و حدیث سے عالموں کی توبہ تھی۔ فضیلتیں

ثابت ہیں ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو حقیقت میں علم والے ہیں
 چاہے وہ سند یافتہ ہوں یا نہ ہوں کہ سند کوئی چیز نہیں خصوصاً اس
 زمانہ میں جبکہ جاہلوں کو عالم و فاضل کی سند دی جا رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت
 امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں سند
 کوئی چیز نہیں کہ بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ
 رضویہ جلد دہم ص ۲۳۱) اور تحریر فرماتے ہیں کہ سند حاصل کرنا تو کچھ
 ضرور نہیں ہاں باقاعدہ تعلیم پانا ضرور ہے مدرسہ میں ہو یا کسی عالم کے
 مکان پر۔ اور جس نے بے قاعدہ تعلیم پائی (خواہ مدرسہ میں رہ کر) وہ
 جاہل محض سے بدتر نیم ملا خطرہ ایمان ہوگا (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۲۵)
 لہذا وہ لوگ جو عالم کی سند تو رکھتے ہیں مگر علم والے نہیں ہیں جن کی
 تعداد تیزی کے ساتھ روز بروز بڑھ رہی ہے ان کے متعلق عالموں کی
 فضیلت سے غلط فہمی میں نہ پڑیں۔

۵۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْعَالَمَ يَسْتَغْفِرُكَ
 مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ
 بِشِئْنِ عَالَمِ دِينَ كَلِّ لَأَسْمَانِ
 اور زمین کی چیزیں اور پھلیاں

پانی میں دعائے مغفرت کرتی
ہیں۔ اور یقیناً عالم کی فضیلت
عابد پر ایسی ہے جیسے چودہویں
رات کے چاند کی فضیلت
تمام ستاروں پر۔ اور بیشک
علماء و انبیاء کے وارث ہیں
اور نبیوں نے کسی کو دینار
و درہم کا وارث نہیں بنایا
انہوں نے صرف علم کو وارثت
میں چھوڑا ہے تو جس نے علم
حاصل کر لیا اس نے پورا حصہ
پالیا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۲)

فِي الْأَرْضِ وَالْحَيَاتَانِ فِي
جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ
الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى
سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ
الْعُلَمَاءَ وَرِثَةَ الْأَنْبِيَاءِ
وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا
دِينًا سِوَا أَوْلَادِهِمْ هَمًّا وَ
إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ
أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ

رواه احمد والترمذی و ابوداؤد و

ابن ماجہ والدارمی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف
کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ عالموں کے لئے دعائے مغفرت
میں پچھلیوں کی تخصیص اس لئے ہے کہ پانی جو ان کی زندگی کا
سبب ہے وہ علمائے حق کی برکت سے نازل ہوتا ہے جیسا کہ
ایک دوسری حدیث میں ہے بِهَمْ تُمْطَرُونَ وَبِهِمْ

تُرْسَنَ قُوْنَ۔ یعنی عالموں کے سبب ان پر بارش کی جاتی ہے
 اور انہیں کے سبب ان کو روزی دی جاتی ہے۔ (مرقاۃ شرح
 مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۳)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 تحریر فرماتے ہیں سارے جہان کا عالم کے لئے دعائے مغفرت کرنے
 کا سبب یہ ہے کہ جہان کی درستگی علم دین کی برکت سے ہے۔ اہل
 جہان کی تمام چیزوں میں سے کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کی درستگی اور
 جس کا وجود و بقا علم کی برکت سے نہ ہو (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۵۸)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عالم دین
 کو چاند سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ چاند کے نور سے ساری دنیا
 روشن ہوتی ہے جیسے علم دین کا فائدہ سارے جہان کو پہنچتا ہے
 بخلاف عبادت گزار کے کہ اس کا فائدہ صرف اس کی ذات تک
 محدود رہتا ہے دوسروں کو نہیں پہنچتا جیسے کہ ستاروں کی روشنی
 دوسروں کو فائدہ نہیں دیتی (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۹)

اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے وہ شخص مراد ہے جو علم
 حاصل کرنے کے بعد فرائض و سنن مؤکدہ ضروری عبادات پر اکتفا
 کرتا ہو یعنی بے عمل نہ ہو اور زیادہ وقت علم سکھانے اور دینی

کتابوں کے تصنیف کرنے پر خرچ کرتا ہو اس کا کام علم کی نشر و اشاعت اور دین کی ترویج ہو۔ اور عابد سے وہ شخص مراد ہے جو علم حاصل کرنے کے بعد عبادت میں مشغول ہوا ہو یعنی جاہل نہ ہو اور اپنے اوقات کو عبادت میں صرف کرتا ہو۔ اور چونکہ علم کی نشر و اشاعت اور اس میں مشغول رہنے کا فائدہ دین کے لئے بہت زیادہ ہے اور لوگوں کو اس کا نفع عاثر و شامل تر ہے اس لئے علم عبادت سے بہت زیادہ افضل ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۵۹)

۴۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک عبادت گزار کا دوسرے عالم دین کا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے	فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ	كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ
آدمی پر۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ	قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ	تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
اس کے فرشتے اور آسمان و	وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ
زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی	وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةِ

اپنے سوراخ میں اور مچھلیاں

(پانی میں) صلاۃ بھیجتے ہیں لوگوں

کو علم دین سکھانے والے پر۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

فِي جُحْرِهَا وَحَتَّىٰ الْحُوتَ

لِيُصَلُّوْنَ عَلَىٰ مَعْلَمِ

النَّاسِ الْخَيْرِ۔

رواہ الترمذی

اندازہ کرنا چاہئے کہ اس حدیث شریف میں کس قدر عابد پر

عالم کی فضیلت و شان کا اظہار ہے کہ جب حضور سید عالم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیا و مرسلین سے افضل ہیں تو ایک ادنیٰ آدمی پر

آپ کی فضیلت کس قدر ہوگی۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم

کی فضیلت عابد پر اس لئے بہت زیادہ ہے کہ علم کا فائدہ دوسرے

کو بھی پہنچتا ہے اور عبادت کا فائدہ صرف عبادت گزار کو۔ نیز علم

یا تو فرض عین ہے اور یا تو فرض کفایہ اور زائد عبادت نفل ہے اور

فرض کا ثواب بہر حال نفل سے زیادہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد

اول ص ۲۲۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ فضیلت

اس عالم کو ہے جو لوگوں کو دین سکھاتا ہے تاکہ اس کے علم سے

دوسروں کو فائدہ پہنچے اور وہ عبادت سے افضل ہو جائے جس سے
لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۵۹)

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس گزرے جو آپ
کی مسجد میں تھیں تو آپ نے فرمایا۔

یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ان میں
ایک مجلس دوسری سے افضل
ہے۔ رہے یہ لوگ تو اللہ سے
دعا کر رہے ہیں اور اس کی طرف
رغبت ظاہر کرتے ہیں اگر چاہے
ان کو عطا فرمائے اور چاہے کچھ نہ
دے۔ رہے یہ لوگ توفیق اور علم
سکھتے ہیں اور نہ جاننے والوں کو
سکھاتے ہیں تو یہ افضل ہیں اور
میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پھر
حضور علم والی مجلس میں بیٹھ گئے۔

(مشکوٰۃ ص ۳۴)

كِلَاهُمَا عَلَىٰ خَيْرٍ وَ
أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ
صَاحِبِهِ أَمَا هُوَ لَأَعْرِفِدُعُونَ
اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ
شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ
مَنْعَهُمْ وَأَمَا هُوَ لَأَعْرِفِدُعُونَ
فَيَتَعَلَّمُونَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ
وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ
فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّهَا
بُعِثْتُ مُعَلِّمَاتُمْ
جَلَسَ فِيهِمْ۔

رواہ الدارمی

حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ عبادت کی مقبولیت یقینی نہیں اور تعلیم کا فائدہ بہر حال ہے چاہے وہ تدریس کے طور پر یا تصنیف کے طور پر۔ اس لئے کہ اس سے لوگ اپنے ایمان و عمل کو درست کرتے ہیں۔ اور دنیا میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد تعلیم ہے نہ کہ عبادت۔ اسی لئے علماء حضور کے وارث و جانشین ہیں۔

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔

الْعُلَمَاءُ مَصَابِيحُ الْأَرْضِ
وَأَخْلَفَاءُ الْأَنْبِيَاءِ وَ
وَرَثَتِي وَوَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ
رواہ ابن عدی فی الکامل
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے۔

الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ
يُحِبُّهُمْ أَهْلُ السَّمَاءِ
وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمْ
الْحَيَاتَانِ فِي الْبَحْرِ إِذَا
مَاتُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
عالم نبیوں کے وارث ہیں۔ آسمان والے ان سے محبت کرتے ہیں۔ اور جب علماء انتقال کر جاتے ہیں تو پھلیاں پانی میں قیامت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی

رواہ ابن النجار

ہیں۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

اتَّبِعُوا الْعُلَمَاءَ فَإِنَّهُمْ
سُرُجُ الدُّنْيَا وَمَصَابِيحُ
الْآخِرَةِ۔

عالموں کی پیروی کرو اس لئے کہ
وہ دنیا اور آخرت کے چراغ
ہیں۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

إِذَا اجْتَمَعَ الْعَالِمُ وَالْعَابِدُ
عَلَى الصِّرَاطِ قِيلَ
لِلْعَابِدِ ادْخُلِ الْجَنَّةَ
وَتَنَعَّمْ بِعِبَادَتِكَ وَ
قِيلَ لِلْعَالِمِ قِفْ هُنَا
وَاشْفَعْ لِمَنْ أَحْبَبْتَ
فَإِنَّكَ لَا تَشْفَعُ
إِلَّا بِحَدِّ الْأَشْفَعَتِ
فَقَامَ مَقَامَ
الْأَنْبِيَاءِ۔

جبکہ عالم اور عابد پل صراط پر جمع
ہوں گے تو عابد سے کہا جائے گا
کہ جنت میں داخل ہو جاؤ اور اپنی
عبادت کے سبب ناز و نعمت
کے ساتھ رہو اور عالم سے کہا
جائے گا کہ یہاں ٹھہر جاؤ اور جس
شخص کی پناہ و شفاعت کرو۔
اس لئے کہ تم جس کسی کی شفاعت
کرو گے قبول کی جائے گی۔ تو وہ
انبیاء کے مقام پر کھڑا ہوگا۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۸)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۱۲۔ حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عالم جو کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر ابلیس کی مکر توڑنے والی کوئی چیز نہیں۔

مَا مِنْ شَيْءٍ أَقْطَعُ
لِظَهْرِ ابْلِيسَ مِنْ عَالِمٍ
يَخْرُجُ فِي قَبِيلَةٍ۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

عالموں کی عزت کرو اس لئے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں تو جس نے ان کی عزت کی تحقیق اس نے اللہ و رسول کی عزت کی۔

اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ فَإِنَّهُمْ
وَرِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ فَمَنْ
اَكْرَمَهُمْ فَقَدْ اَكْرَمَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ۔

(کنز ج ۱۰ ص ۸۵)

روا الخطیب

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

بیشک فتنہ اٹھے گا تو عبادت کے محل کو پورے طور پر ڈھا دے گا اور عالم اپنے علم کے سبب اس فتنہ سے نجات پائے گا۔

إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجْفَى
فَتَسِيفُ الْعِبَادَةَ
نَسْفًا وَيَنْجُو الْعَالِمُ
مِنْهَا بِعِلْمِهِ۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیہ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۵)

۱۵۔ حضرت بابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

یقیناً جنتی جنت میں علماء کے

محتاج ہوں گے اور وہ اس لئے

کہ وہ ہر جمعہ کو اللہ کے دیدار سے

سرفراز ہوں گے تو خدا سے تعالیٰ

ان سے فرمائے گا جس چیز کی چاہو

تنا کرو۔ تو وہ لوگ علماء کے

پاس جائیں گے اور ان سے

پوچھیں گے کہ ہم کس چیز کی تمنا

کریں؟ تو وہ کہیں گے خدا تعالیٰ

سے ایسی ایسی تمنا کرو۔ تو جنتی

جنت میں عالموں کے محتاج

ہوں گے جیسا کہ دنیا میں وہ ان

کے محتاج ہیں۔ (کنز ج ۱۰ ص ۸۶)

إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَحْتَاجُونَ

إِلَى الْعُلَمَاءِ فِي الْجَنَّةِ

وَذَلِكَ أَنَّهُمْ يَزُورُونَ

اللَّهَ تَعَالَى فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

فَيَقُولُ لَهُمْ تَمَنُّوا

عَلَى مَا شِئْتُمْ فَيَلْتَفِتُونَ

إِلَى الْعُلَمَاءِ فَيَقُولُونَ

مَاذَا نَتَمَنَّى فَيَقُولُونَ

تَمَنُّوا عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا

فَهُمْ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ

فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَحْتَاجُونَ

إِلَيْهِمْ فِي الدُّنْيَا۔

رواہ ابن عساکر

۱۶۔ حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

عالم کی دو رکعت نماز غیر عالم کی

رَكَعَتَانِ مِنْ عَالِمٍ

ستر رکعت سے افضل ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۷)

أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً

مِنْ غَيْرِ عَالِمٍ۔

رواہ ابن النجار

۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

ایسا عالم جو بستر پر ٹیک لگا کر

علم کے بارے میں غور و فکر

کرے اس کی ایک ساعت عابد

کی ستر سالہ عبادت سے بہتر ہے

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۷)

سَاعَةٌ مِنْ عَالِمٍ مُتَّكِيٍّ

عَلَى فِرَاشِهِ يَنْظُرُ فِي

عِلْمِهِ خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ

الْعَابِدِ سَبْعِينَ عَامًا۔

رواہ الدیلمی فی الفردوس

۱۸۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

قبیلہ کی موت عالم کی موت

سے آسان ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۹)

مَوْتُ قَبِيلَةٍ أَيْسَرُ

مِنْ مَوْتِ عَالِمٍ۔

رواہ الحاکم

۱۹۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جس نے عالموں میں سے کسی عالم

کے پیچھے نماز پڑھی تو گویا اس نے

نبیوں میں سے کسی نبی کے پیچھے

مَنْ صَلَّى خَلْفَ عَالِمٍ

مِنْ الْعُلَمَاءِ فَكَأَنَّمَا

صَلَّى خَلْفَ نَبِيٍّ مِّنْ

الْأَنْبِيَاءِ -

نماز پڑھی (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۵)

۲۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے

عالم کی فضیلت عابد پر شتر درجے

ہے۔ ہر درجہ کے درمیان شتر

سال گھوڑا دوڑنے کے برابر فرق

ہے۔ اور وہ اس لئے کہ شیطان

لوگوں کے لئے بد مذہبی پیدا

کرتا ہے تو عالم اسے دیکھ کر مٹا

دیتا ہے اور عابد عبادت میں

مشغول رہتا ہے ادھر متوجہ

نہیں ہوتا اور نہ بد مذہبی کو

پہچانتا ہے۔

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ

بِسَبْعِينَ دَرَجَةً

بَيْنَ كُلِّ دَرَجَةٍ عَدُوٌّ

الْفَرَسِ سَبْعِينَ عَامًا

وَذَلِكَ أَنَّ الشَّيْطَانَ

يَضَعُ الْبِدْعَةَ لِلنَّاسِ

فَبَصَرَهَا الْعَالِمُ

فَيُزِيلُهَا وَالْعَابِدُ

يَقْبَلُ عَلَى عِبَادَتِهِ

لَا يَتَّوَجَّسُّ وَلَا

يَتَعَرَّفُ لَهَا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۲۱۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اللہ کی رحمت ہو میرے بھانسیوں

پر تو عرض کیا کیا یا رسول اللہ!

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى خُلَفَائِي

فَقِيلَ مَنْ خُلَفَاؤُكَ

آپ کے جانشین کون لوگ ہیں؟
فرمایا جو میری سنت سے محبت
رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے بندوں
کو سکھاتے ہیں۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
الَّذِينَ يُحِبُّونَ
سُنَّتِي وَيُعَلِّمُونَهَا
عِبَادَ اللَّهِ۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۵)

۲۲۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قیامت کے دن سب سے پہلے
جو شفاعت فرمائیں گے وہ انبیاء
ہیں پھر علماء اس کے بعد شہداء

أَهْلُ مَنْ يَشْفَعُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ
الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۶)

رواہ الخطیب

شفاعت کرنے میں شہداء پر علماء اس لئے مقدم ہوں گے کہ
وہ انبیاء کے نائب ہیں اور شہیدوں کی حیثیت سپاہیوں جیسی ہے

۲۳۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

الْعُلَمَاءُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ
وَخُلَفَاءُ الْأَنْبِيَاءِ۔
علماء جنت کی کنجیاں ہیں اور
انبیاء کے خلیفہ ہیں۔

راوی نے کہا انسان کنجی نہیں ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ
ان کے پاس ایسا علم ہے جو جنتوں کی کنجی ہے۔ اور دلیل اس پر یہ

ہے کہ جو شخص خواب دیکھے کہ اس کے ہاتھ میں جنت کی کنجیاں ہیں تو اسے علم دین کی نعمت سے سرفراز کیا جائے گا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۲)

۲۴۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ
مَذَاكِرَتُهُ تَسْبِيحٌ
نَفْسُهُ صَدَقَةٌ
قَطْرَةٌ نَزَلَتْ مِنْ عَيْنِهِ
تُطْفِئُ بِحَرٍّ مِّنْ جَهَنَّمَ

عالم کا سونا عبادت ہے اور اس کا
علمی مذاکرہ تسبیح ہے اور اس کی
سانس صدقہ ہے اور آنسو کا ہر وہ
قطرہ جو اس کی آنکھ سے نہہے وہ
جہنم کے ایک سمندر کو بجھا دیتا
ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

خَمْسٌ مِّنَ الْعِبَادَةِ قِلَّةٌ
الطَّعَامِ وَالقُّعُودِ فِي
المَسَاجِدِ وَالنَّظْرُ إِلَى
الكَعْبَةِ وَالنَّظْرُ إِلَى المَصْحَفِ
وَالنَّظْرُ إِلَى وَجْهِ الْعَالِمِ

پانچ چیزیں عبادت سے ہیں
کم کھانا، مسجد میں بیٹھنا،
کعبہ دیکھنا، مصحف کو دیکھنا
اور عالم کا چہرہ دیکھنا
(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۶۱۶)

رواہ فی مسند الفردوس

۲۶۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاد اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۹۷)

۲۷۔ اور اعلیٰ حضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سنی المذہب ہو اپنے شہر میں اعلم (یعنی سب سے زیادہ علم والا) ہو ضرور ان کا حاکم شرعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۸۱)

۲۸۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ امام حجتہ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اجیار العلوم میں فرماتے ہیں سُئِلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ مَنْ النَّاسُ فَقَالَ الْعُلَمَاءُ یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ و معرفت و ولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ ناس یعنی آدمی کون ہیں؟ فرمایا علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اس لئے کہ ان اور پوپائے میں علم ہی کا فرق ہے۔ انسان اس سبب سے انسان ہے جس کے باعث اس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اس سے زیادہ طاقت ور ہے۔ نہ بڑے جتہ کے سبب کہ ہاتھی کا جتہ

اس سے بڑا ہے۔ نہ بہادری کے باعث کہ شیر اس سے زیادہ بہادر ہے
 نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اس سے بڑا ہے۔ نہ بھار کی غرض
 سے کہ چڑوٹا جو سب میں ذلیل پڑ گیا ہے اس سے زیادہ جفتی کی قوت
 رکھتا ہے۔ آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اسی سے اس کا
 شرف ہے۔ (مقال العرفاء ص ۲۱)

آخری سطر لفظ علم کے حاشیہ پر تحریر فرمایا قال تعالیٰ وَمَا
 خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ سیدنا استاد
 ابوالقاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجل اکابر صوفیہ کرام سے ہیں
 اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں إِلَّا لِيَعْرِفُونَ یعنی نہیں پیدا
 کیا ہم نے جن وانس کو مگر معرفت حاصل کرنے کے لئے۔

(صفحہ مذکور)

مجلس علماء کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔
 مَجَالِسَةُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَةٌ
 عالموں کے ساتھ بیٹھنا عبادت
 رواہ الدیلمی فی الفردوس
 ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۴)

۲۔ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اسْتَقْبَلَ الْعُلَمَاءَ
فَقَدْ اسْتَقْبَلَنِي وَمَنْ
زَارَ الْعُلَمَاءَ فَقَدْ
زَارَنِي وَمَنْ جَالَسَ
الْعُلَمَاءَ فَقَدْ جَالَسَنِي
وَمَنْ جَالَسَنِي فَقَدْ
جَالَسَ رَبِّي۔

جس نے عالموں کا استقبال کیا
تحقیق اس نے میرا استقبال کیا۔
اور جو عالموں کی ملاقات کیلئے گیا
یقیناً وہ میری ملاقات کے لئے آیا
اور جو عالموں کے ساتھ بیٹھا وہ
تحقیق میرے ساتھ بیٹھا اور جو میرے
ساتھ بیٹھا وہ یقیناً میرے رب کی
بارگاہ میں بیٹھا۔

رواہ الرافعی

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۹۷)

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

إِذَا مَرَّ تَمْرِيَاضِ
الْجَنَّةِ فَأَرْتَعُوا قِيلَ
وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ
يَجَالِسُ الْعُلَمَاءَ۔

جب تم جنت کے باغوں میں سے
گذرو تو چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا
جنت کے باغ کیا چیز ہیں؟ فرمایا
عالموں کی مجلسیں۔

رواہ الطبرانی

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۹)

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَلِمَةٌ حِكْمَةٌ يَسْمَعُهَا
الرَّجُلُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ
عِبَادَةِ سَنَةٍ وَالْجُلُوسِ
سَاعَةً عِنْدَ مَنْ أَكْرَهَ
الْعِلْمَ خَيْرٌ مِّنْ عِتْقِ
رَقَبَةٍ۔ رواه الدیلمی

شریعت کی ایک بات کا سننا
سال بھر کی عبادت سے بہتر ہے
اور علم دین کی گفتگو کرنے والوں
کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا غلام
آزاد کرنے سے بہتر ہے۔
(کنز العمال ج. ۱ ص ۱۰۱)

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

لَا تُفَارِقُوا مَجَالِسَ
الْعُلَمَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ لَكُمْ
يَخْلُقُ شُرْبَةً عَلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ أَكْرَمَ مِنْ
مَجَالِسِ الْعُلَمَاءِ۔

عالموں کی مجلسوں سے الگ نہ
رہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے
روئے زمین پر عالموں کی مجلسوں
سے بڑھ کر کسی مٹی کو نہیں پیدا
فرمایا۔ (تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۶۔ غوث صمدانی قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ایسے عالم کی صحبت میں بیٹھو جو پانچ چیزوں کو چھڑا کر
پانچ چیزوں کی ترغیب دے۔ دنیا کی رغبت نکال کر زہد کی ترغیب

دے، ریا سے نکال کر اخلاص کی تعلیم دے، غرور چھڑا کر تواضع کی ترغیب دے، کاہلی سے بچا کر وعظ و نصیحت کرنے کی ترغیب دے اور جہالت سے نکال کر علم کی ترغیب دے (غنیۃ الطالبین مترجم ص ۲۵۱)

۷۔ حضرت فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص عالم کے پاس بیٹھے اور علم کی بات یاد نہ رکھ سکے اس کے لئے بھی سات خوبیاں ہیں۔ اول علم حاصل کرنے والوں کا ثواب پائے گا۔ دو ہم جب تک عالم کے پاس بیٹھا رہے گا گناہ سے بچے گا۔ سوم جب علم حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر سے نکلے گا اس پر رحمت نازل ہوگی۔ چہارم جب علم کے حلقہ میں بیٹھے گا اور ان پر رحمت نازل ہوگی تو اس کا بھی اس میں حصہ ہوگا۔ پنجم جب تک دین کی باتیں سننے گا اس کے لئے فرمانبرداری لکھی جائے گی۔ ششم جبکہ وہ سننے گا اور نہیں سمجھے گا تو ادراک علم سے محرومی کے سبب اس کا دل تنگ ہوگا۔ تو وہ غم اس کے لئے خدائے تعالیٰ کی بارگاہ کا وسیلہ بن جائے گا اس لئے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوبُهُمْ لِأَجَلِي یعنی میں ان لوگوں کے پاس ہوں جن کے دل میرے لئے ٹوٹنے والے ہیں (حدیث قدسی)

ہفتم وہ مسلمانوں سے عالموں کی تعظیم اور فاسقوں کی توہین

دیکھے گا تو اس کا دل فسق سے نفرت کرے گا اور علم دین کی طرف
مائل ہوگا۔ اسی لئے نیک لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۷)

۸۔ اور حضرت فقیہ ابواللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں
جو شخص آٹھ قسم کے آدمیوں کے پاس بیٹھے گا اللہ تعالیٰ اس میں آٹھ
چیزیں بڑھا دے گا۔ جو مالداروں کے پاس بیٹھے گا اس کے دل میں
دنیا کی محبت و رغبت زیادہ ہوگی۔ اور جو درویشوں کے ساتھ بیٹھے
گا اس کو اللہ تعالیٰ کی تقسیم نعمت پر شکر و رضا کی توفیق ہوگی۔ اور جو
بادشاہ کے پاس بیٹھے گا اس میں سختی و تکبر زیادہ ہوگا۔ اور جو عورتوں
کے ساتھ بیٹھے گا اس میں شہوت و بہالت بڑھے گی۔ اور جو بچوں
کے پاس بیٹھے گا اس میں منسی مذاق زیادہ ہوگا۔ اور جو فاسقوں
کے پاس بیٹھے گا اس میں گناہوں پر جرأت بڑھے گی۔ اور جو نیکوں
کے پاس بیٹھے گا اس میں فرمانبرداری کی رغبت زیادہ ہوگی۔ اور
جو عالموں کے پاس بیٹھے گا اس کا علم و تقویٰ بڑھ جائے گا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۷)

تعلیم و تصنیف کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
 إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ
 مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ
 بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلِمَهُ
 وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا
 سَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا
 وَرِثَةً أَوْ مَسْجِدًا
 بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ
 السَّبِيلِ أَوْ نَهْرًا
 أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً
 أَخْرَجَهُ مِنْ مَالِهِ
 فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ
 تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ
 مَوْتِهِ كَمَا يَلْحَقُ الْبَشَرَ
 مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ
 بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلِمَهُ
 وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا
 سَالِحًا تَرَكَهُ أَوْ مُصْحَفًا
 وَرِثَةً أَوْ مَسْجِدًا
 بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ
 السَّبِيلِ أَوْ نَهْرًا
 أَجْرَاهُ أَوْ صَدَقَةً
 أَخْرَجَهُ مِنْ مَالِهِ
 فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ
 تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ

مومن کو اس کی موت کے بعد جو
 اعمال و نیکیاں پہنچتی رہتی ہیں ان
 میں سے ایک علم ہے جو اس نے
 حاصل کیا اور پھیلایا۔ دوسرے
 وہ نیک، اولاد کہ جس کو اس نے
 چھوڑا، تیسرے قرآن مجید جس کا
 وارث بنایا، چوتھے مسجد جس کو اس
 نے تعمیر کی۔ پانچویں مسافر خانہ
 بنایا۔ چھٹے نہر جاری کیا اور ساتویں
 صدقہ جس کو اس نے اپنی صحت
 و زندگی میں نکالا۔ ان سب چیزوں
 کا ثواب مرنے کے بعد بھی مومن

مَوْتِهِ

کو پہنچتا ہے۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

ان تمام چیزوں کا اور اسی طرح دینی کتابیں وراثت میں چھوڑنے، ان کو وقف کرنے اور مدرسہ و خانقاہیں بنوانے کا ثواب بھی مومن کو قبر میں ملتا رہے گا جب تک کہ وہ دنیا میں باقی رہیں گی۔ ان میں تعلیم دینے کا ثواب زیادہ دنوں تک ملتا رہے گا بشرطیکہ شاگردوں کو قابل بنائے اور ان سے درس و تدریس کا سلسلہ چل پڑے۔ اور سب سے زیادہ ثواب بہترین دینی کتابوں کی تصنیفات کا ملے گا کہ وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اور قیامت تک باقی رہیں گی جن سے مسلمان اپنے ایمان و عمل کو سنوارتے رہیں گے۔

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

هَلْ تَدْرُونَ مَنْ
أَجْوَدُ جُودًا قَالُوا اللَّهُ
وَسْؤَلُهُ أَعْلَمُ قَالَ
اللَّهُ أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا
کیا تم لوگ جانتے ہو سب سے بڑا
سچی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا
اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے
والے ہیں۔ فرمایا اللہ سب سے بڑا

اَجُودُ بَنِي آدَمَ وَ اَجُودُهُمْ
 مِّنْ بَعْدِي رَجُلٌ عَلِمَ
 عِلْمًا فَ نَشَرَ يَاتِي
 يَوْمًا الْقِيَامَةَ اَمِيرًا
 وَ حَدَّثَهُ اَوْ قَالَ اُمَّةً
 وَ اِحْدَةً

بُواد ہے۔ پھر انسان میں سب سے
 زیادہ سخی میں ہوں۔ اور میرے بعد
 سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے کہ
 جس نے علم دین حاصل کیا تو
 اس کو پھیلا یا وہ اکیلا امیر ہو کر
 آئے گا یا جماعت کی حیثیت سے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

رواہ البیہقی

مطلب یہ ہے کہ درس و تدریس یا تصنیف و تالیف سے جو
 شخص علم دین پھیلائے گا وہ قیامت کے دن بڑی شان و شوکت
 اور جاہ و حشمت کے ساتھ آئے گا۔

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 اِنَّ مِنْ اَشْرِّ النَّاسِ
 عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ
 بِعِلْمِهِ

۳۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت
 کے دن بہت برے درجہ والا وہ
 عالم ہوگا جس کے علم سے فائدہ
 نہ اٹھایا جائے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

رواہ الدارمی

یعنی وہ عالم جو درس و تدریس یا تصنیف و تالیف میں مشغول

نہ ہو، اپنے علم سے لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے امر بالمعروف اور نہی
 عن المنکر چھوڑ دے (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۷۶) یا یہ مطلب ہے کہ
 علم دین حاصل کیا مگر اس پر عمل نہیں کیا تو وہ جاہل سے برا ہے کہ ایسے
 عالم پر عذاب جاہل سے سخت ہوگا (مرقاۃ جلد اول ص ۲۵۵) جو لوگ علم دین
 حاصل کرنے کے بعد کاروبار میں لگ جاتے ہیں اور اپنے علم سے
 لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے وہ اس حدیث شریف سے نصیحت حاصل
 کریں اور وہ عالم بھی کہ جو بے عمل ہیں۔

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ
 اٹھایا جائے اس خزانہ کی طرح ہے
 کہ جس میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ
 میں نہ خرچ کیا جائے۔

مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُتَّفَعُ بِهِ
 كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ
 مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 رواہ احمد والدارمی

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

۵۔ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

جس نے کسی شخص کو علم دین سکھایا
 تو اس کے لئے اس آدمی کا ثواب

مَنْ عَلَّمَ عِلْمًا فَكَهُ
 أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهِ

ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا مگر
عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸)

لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ
الْعَامِلِ -

رواہ ابن ماجہ

۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

جو شخص قرآن مجید کی کوئی آیت یا
علم کا کچھ حصہ سکھائے تو اللہ تعالیٰ
اس کے ثواب کو قیامت تک
بڑھائے گا۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸)

مَنْ عَلَّمَ آيَةً مِّنْ
كِتَابِ اللَّهِ أَوْ بَابًا مِّنْ
عِلْمِ أَنَّهُ اللَّهُ أَجْرُهُ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

رواہ ابن عساکر

۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

عالموں کے قلم کی روشنائی شہیدوں
کے خون سے تولی جائے گی تو وہ
خون پر غالب ہو جائے گی۔

(کنز ج. ۱۰ ص ۸)

وَزِنَانِ حَبْرِ الْعُلَمَاءِ
بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَحَ
عَلَيْهِ -

رواہ الخطیب

۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قیامت کے دن عالموں کے قلم
کی روشنائی اور شہیدوں کے خون

يُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
مِدَادُ الْعُلَمَاءِ وَدَمُ الشُّهَدَاءِ

تو لے جائیں گے تو عالموں کی
روشنائی شہیدوں کے خون
پر بھاری ہوگی۔

(کنز العمال ج ۷ ص ۸۷)

فَيَرْجَحُ عَلَيْهِمْ مِدادُ
الْعُلَمَاءِ عَلَى دَمِ الشُّهَدَاءِ
رواه الشيرازي . والمرهبي عن عمران
بن حصين وابن عبد البر في العلم عن
ابي الدردار وابن الجوزي في العلل
عن النعمان بن بشير رضي الله عنهم .

یعنی کتابوں کی تصنیف خدائے تعالیٰ کے نزدیک اتنی زیادہ
فضیلت رکھتی ہے کہ اس کے لئے عالم دین جو روشنائی استعمال کرتے
ہیں وہ قیامت کے دن وزن میں شہیدوں کے خون پر غالب
آجائے گی۔

۹۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے۔
عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ خَيْرٌ
مِّنْ أَلْفِ عَابِدٍ
رواه فی مسند الفردوس
وہ عالم کہ جس (کی تعلیم و تصنیف)
سے فائدہ اٹھایا جائے ہزار عابد
سے بہتر ہے۔ (کنز العمال ج ۷ ص ۸۷)

۱۰۔ حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔
مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ
بِصَدَقَةٍ أَفْضَلَ مِنْ
وہ علم کہ جسے (تعلیم و تصنیف سے)
پھیلا یا جائے اس سے افضل

لوگوں کا کوئی صدقہ نہیں۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۹)

عِلْمٌ يُنْشَرُ۔

رواہ الطبرانی

۱۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

جو شخص میری امت تک کوئی دینی

بات پہنچائے تاکہ اس سے سنت

قائم کی جائے یا اس سے بد مذہبی

دور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۹۰)

مَنْ أَدَّى إِلَى أُمَّتِي

حَدِيثًا لِنُقَامَ بِهِ سُنَّةٌ

أَوْ تُشْكَمَ بِهِ بِدْعَةٌ

فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ۔

رواہ ابو نعیم فی الحلیہ

بے عمل عالم

۱۲۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے۔

عالم وہ شخص ہے جو علم پر عمل

کرے اگرچہ علم تھوڑا ہو۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۷)

الْعَالِمُ مَنْ يَعْمَلُ بِالْعِلْمِ

وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا۔

رواہ ابوالشیخ

یعنی جو علم پر عمل نہ کرے وہ صرف نام کا عالم ہے حقیقت میں

عالم نہیں جیسا کہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں اِنَّ غَيْرَ الْعَامِلِيْنَ لَيْسُوْا عُلَمَاءَ يَقِيْنًا جو عمل کرنے والے نہیں ہیں وہ عالم نہیں ہیں (مرقاۃ جلد اول ص ۲۵۵)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمٌ
يَنْفَعُهُ عِلْمُهُ۔
رواه ابوداؤد طیالسی

قیامت کے دن سب سے سخت
عذاب والا وہ عالم ہوگا کہ جسے اسکے
علم نے فائدہ نہیں دیا۔
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۳۔ حضرت جناب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَثَلُ الْعَالِمِ الَّذِي يُعَلِّمُ
النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسِي
نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ
يُضِيءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ
نَفْسَهُ۔

اس عالم کی مثال جو لوگوں کو بھلائی
سکھاتا ہے اور عمل نہیں کرتا اس
چراغ کے مانند ہے جو دوسروں
کو روشنی دیتا ہے اور خود کو بھلانا
ہے۔

رواه الطبرانی فی الكبير
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۱)

۴۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

أَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً
قِيَامَتِ الْكَافِرِ

قیامت کے دن بہت زیادہ

افسوس کرنے والا وہ شخص ہوگا کہ
علم حاصل کیا تو جس نے اس سے
سنا فائدہ اٹھایا سوائے اس کے

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۷۹)

يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلِمَ
عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهِ مَنْ
سِيعَهُ مِنْهُ دُونَهُ -

رواہ ابن عساکر

۵۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جو علم چاہا ہو حاصل کرو مگر خدا کی
قسم تم علم جمع کرنے پر ثواب نہیں
دے گا وہاں تک کہ عمل کرو

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۱)

تَعَلَّمُوا مِنَ الْعِلْمِ مَا شِئْتُمْ
فَوَاللَّهِ لَا تُوجَرُوا بِجَمْعِ
الْعِلْمِ حَتَّى تَعْمَلُوا -

رواہ ابوالحسن فی المالک

۶۔ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جنت کے بعض لوگ جہنم کے کچھ
لوگوں سے متوجہ ہو کر کہیں گے کہ
آپ لوگ جہنم میں کیوں داخل ہوئے؟
خدا کی قسم ہم آپ لوگوں سے سیکھنے
ہی کے سبب جنت میں داخل ہوئے
تو وہ کہیں گے کہ ہم لوگ کہتے تھے
مگر عمل نہیں کرتے تھے۔

إِنَّ أَنْاسًا مِّنْ أَهْلِ
الْجَنَّةِ يَطْلَعُونَ عَلَى
أَنْاسٍ مِّنْ أَهْلِ النَّارِ
فَيَقُولُونَ بِمَادَخَلْتُمُ النَّارَ
فَوَاللَّهِ مَا دَخَلْنَا إِلَّا بِمَا
تَعَلَّمْنَا مِنْكُمْ فَيَقُولُونَ
إِنَّا كُنَّا نَقُولُ وَلَا نَفْعَلُ -

رواہ الطبرانی

دکن العمال ج ۱۰ ص ۸۱

۷۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں نے معراج کی رات میں دیکھا
کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی
قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔

میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ
ہیں؟ انہوں نے کہا یہ آپ کی
امت کے خطیب اور واعظ ہیں جو
لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے تھے
اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے
یعنی خود نیک کام نہ کرتے تھے۔

مَا أَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي
بِرَجَالٍ أَتَقْرَضُ شِفَاهَهُمْ
بِمَقَامٍ يُضَمُّنُ نَارِي
قُلْتُ مَنْ هُوَ لَأَعْيَا
جِبْرِيلُ قَالَ هُوَ لَأَعْيَا
خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ
يَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ
أَنْفُسَهُمْ

رواہ فی شرح السنۃ

(مشکوٰۃ ص ۲۳۸)

۸۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر
جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ

فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطْحَنِ
 الْجِمْارِ بِرِجَالِهِ
 فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ
 عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ
 فُلَانٌ مَا شَأْنُكَ
 لَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا
 بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا
 عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ
 كُنْتُ أَمْرَكُمْ
 بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أْتِيَكُمْ
 وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَآتِيَهُ

متفق علیہ

آنتیں فوراً پیٹ سے نکل کر آگ
 میں گر پڑیں گی پھر وہ انہیں پیسے گا
 یعنی ان کے گرد چکر کاٹے گا جیسے
 پن چکی کا گدھا اٹا پیستا ہے تو دوزخی
 یہ دیکھ کر اس کے پاس جمع ہو جائینگے
 اور اس سے کہیں گے اے فلاں!
 تیرا کیا حال ہے یعنی یہ تو کیا کر رہا ہے؟
 کیا تو ہم کو نیک کام کرنے اور برے
 کام سے باز رہنے کا حکم نہیں دیتا تھا
 وہ کہے گا ہاں میں تم کو نیک کام کا
 حکم دیتا تھا اور خود اس کو نہیں کرتا
 تھا اور برے کام سے تم کو روکنا
 تھا اور خود اس کو کرتا تھا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
 تحریر فرماتے ہیں اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دوسروں کو
 اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا اور خود اس پر عمل نہ

کرنا عذاب کا سبب ہے لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے
 امر ونہی کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے کہ اگر امر ونہی بھی نہیں کرے گا
 تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

(اشعة اللمعات ج ۴ ص ۷۵)

۹۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ
 علم دین خشیت الہی پیدا کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور
 وہی عالم کی افضلیت کا سبب ہے۔ لہذا جس شخص کا علم ایسا نہ ہو
 وہ جاہل کے مثل ہے بلکہ وہ جاہل ہے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳)
 ۱۰۔ امام شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّمَا الْعَالِمُ
 مَنْ خَشِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔ یعنی عالم صرف وہ شخص ہے
 جسے خدائے عزوجل کی خشیت حاصل ہو۔ (تفسیر خازن و معالم التنزیل
 جلد ۵ ص ۳۰۲)

۱۱۔ امام زبیر بن انس علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا مَنْ لَمْ
 يَخْشَ اللَّهَ فَلَيْسَ بِعَالِمٍ۔ یعنی جسے خشیت الہی حاصل نہ
 ہو وہ عالم نہیں۔ (تفسیر خازن ج ۵ ص ۳۰۲)

دنیا دار اور برتے علماء

ار حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میری امت کے کچھ لوگ دین کا

إِنَّ أَسَاْمِنَ أُمَّتِي

علم حاصل کریں گے اور قرآن

سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ

پڑھیں گے۔ وہ کہیں گے کہ ہم

وَيَقْرءُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ

امیروں کے پاس جاتے ہیں تاکہ

نَابِي الْأُمْرَاءِ فَنُصِيبُ مِنْ

ان کی دنیا حاصل کریں مگر اپنا

دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا

دین ہم ان سے بچائیں گے۔

وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ كَمَا

لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا جیسے

لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقِتَادِ

کہ بول کے درخت سے کانٹے

إِلَّا الشَّوْكُ كَذَلِكَ

ہی چنے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں

لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ

کے قرب سے کچھ نہیں حاصل ہو

إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

مگر ابن صباح نے فرمایا، خطائیں

الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي

ہی حاصل ہوں گی (مشکوٰۃ ص ۳)

الْخَطَايَا۔ رواہ ابن ماجہ

حاکموں اور امیروں کے یہاں دینی فائدہ کے لئے علماء کے جانے میں حرج نہیں لیکن نذر کی لالچ سے جاننا یا ان سے قرب حاصل کرنا یہی دنیا داری ہے اور دین کے لئے زہر قاتل ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

انہوں نے فرمایا۔

اگر علماء علم کی حفاظت کرتے اور علم کو اس کے اہل ہی پر پیش کرتے تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والوں کے سردار ہو جاتے لیکن انہوں نے اپنا علم دنیا والوں کیلئے استعمال کیا تاکہ اس سے ان کی دنیا حاصل کریں تو وہ لوگ دنیا والوں کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمام غموں کو نبالے ایک غم اپنی آخرت کا غم۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کے

لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِ وَلَكِنَّهُمْ بَنَ لَوْاهُ رِذَاهُ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَكَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعَتْ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاةً اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ

غموں کو کافی ہوگا۔ اور جس کے غم
متفرق ہوں دنیا کی پریشانیاں تو
اللہ کو اس کی پروا نہیں کہ وہ دنیا
کے کس جنگل میں ہلاک ہوا۔

بِإِلْهَامِ أَحْوَالِ
الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللَّهُ
فِي أَيِّ أَوْدِيَّتِهَا هَلَكَ
رواہ ابن ماجہ

(مشکوٰۃ ص ۳۷)

اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر علماء اپنے علم کی
عزت کریں، اسے ذلیل ہونے سے بچائیں اور دنیا حاصل کرنے کی
لاچ میں اسے رسوا نہ کریں تو وہ اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں گے۔
اور جسے صرف آخرت کا غم ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے اور
جسے دنیا کے غم ہوں نہ اے تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔
۳۔ حضرت اعمش سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
أَفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ
وَإِضَاعَتُهُ أَنْ تُحَدِّثَ
بِهِ غَيْرَ أَهْلِهِ۔

علم کی آفت اسے بھول جانا ہے۔
اور علم کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو اسے
نااہل اور نالائق کو سکھائے۔

رواہ الدارمی

(مشکوٰۃ ص ۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں دراصل اس بات پر تنبیہ ہے کہ ان باتوں کے اختیار کرنے سے بچنا چاہئے جو علم کے بھول جانے کا سبب بنتے ہیں یعنی گناہوں کا ارتکاب، نفس و خواہشات دنیا کی مہر و فیات اور اس کے لئے دوڑ دھوپ، جیسا کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

شَكْوَتْ إِلَىٰ وَكَيْعٍ سُوءَ حِفْظِي

میں نے حضرت وکیع سے کمزور ہافظی کی شکایت کی

فَأَوْصَانِي إِلَىٰ تَرْكِ الْمَعَاصِي

تو انہوں نے مجھے گناہ ترک کرنے کی وصیت کی

فَإِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ

اس لئے کہ علم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

وَفَضْلُ اللَّهِ لَا يُعْطَىٰ لِعَاصٍ

اور اللہ تعالیٰ کا فضل گنہگار کو نہیں دیا جاتا

(اشعة اللمعات ج اول ص ۱۷۵)

حضرت سفیان سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب سے فرمایا کہ اہل علم کون لوگ

ہیں؟ انہوں نے فرمایا۔

الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا
يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا آخَرَجَ
الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ
قَالَ الطَّمَعُ -

وہ لوگ جو اپنے علم پر عمل کرتے
ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا تو کس چیز
نے علماء کے دلوں سے علم کو نکال
دیا؟ فرمایا لالچ نے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

رواہ الدارمی

علم نکل جانے کا مطلب ہے اس کا نور اور اس کی ہیبت و
برکت کا نکل جانا یہی وجہ ہے کہ لالچی عالم حق کوئی نہیں کرتا جیسا کہ
دیکھا جا رہا ہے مشہور مقولہ ہے الطَّمَعُ يُصِدِّرُ الْأَسَدَ
ذُبَابًا یعنی لالچ شیر کو مکھی بنا دیتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تحریر فرماتے ہیں حضرت شیخ ابوالعباس مری قدس سرہ سے منقول
ہے کہ جب میں اپنے کام کے ابتدائی زمانہ میں اسکندریہ پہنچا تو وہاں
ایک شخص سے میری بہان پہچان گئی میں نے اس سے آدھے درہم
میں ایک چیز خریدی۔ چونکہ آدھا درہم ایک معمولی چیز تھی اس لئے
میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید آدھا درہم وہ مجھ سے وصول نہ
کرے تو غیب سے آواز آئی السَّلَامَةُ فِي الدِّينِ بِتَرْكِ
الطَّمَعِ فِي الْمَخْلُوقِينَ یعنی دین کی سلامتی مخلوق سے

لاپح کے چھوڑ دینے میں ہے (اشعة اللمعات جلد اول ص ۷۵)

۵۔ حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا۔

الْاِثَّ شَرُّ الشَّرِّ شَرُّ رُؤَسَاءِ الْعُلَمَاءِ وَ اِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ بدوں میں سب سے برے علمائے سو رہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق

رواہ الدارمی

ہیں (مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

اس لئے کہ عالم لوگوں کے مقدر ہوتے ہیں ان کی اچھائی سے بہت لوگ اچھے بن جاتے ہیں اور ان کی برائی و بد مذہبی سے بہتیرے برے اور بد مذہب ہو جاتے ہیں۔

۶۔ حضرت زیاد بن حدیر سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو اسلام کی کیا چیز ڈھا دے گی؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے فرمایا۔

يَهْدِي مَهْرًا زَلَّةُ الْعَالِمِ وَ جِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَ حُكْمُ الْاَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ

عالم کا گناہ، قرآن میں منافق کا جھگڑانا اور گمراہ گرسرداروں کی حکومت اسلام کو ڈھا دے گی۔

(مشکوٰۃ ص ۳۷)

رواہ الدارمی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

غم کے کنواں سے اللہ کی پناہ

تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ حُبِّ

مانگورہ لوگوں نے عرض کیا یا

الْحُزْنِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

رسول اللہ غم کا کنواں کیا ہے؟

وَمَا حُبُّ الْحُزْنِ قَالَ

فرمایا وہ دوزخ کی ایسی گھائی

وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ

ہے کہ جس سے خود دوزخ چار

مِنْهُ جَهَنَّمَ كُلَّ يَوْمٍ

سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے

أَرْبَعِ مِائَةِ مَرَّةٍ

عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

میں کون لوگ داخل ہوں گے؟

وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ

فرمایا اپنے اعمال کو دکھانے

الْقَرَاءُ الْمُرَاءُؤَاتِ

والے قاری۔

بِأَعْمَالِهِمْ۔

رواہ الترمذی

(مشکوٰۃ ص ۳۸)

جنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں

جو قاری ہوتے تھے وہ عالم بھی ہوتے تھے۔ لہذا حدیث شریف

کا یہ مطلب ہوا کہ وہ عالم و قاری جو ریاکار ہیں اپنے اعمال لوگوں

کو دکھاتے ہیں وہ جہنم کی بدترین گھائی میں عذاب دئے جائیں گے

۸۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ

حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

عنقریب لوگوں پر ایسا وقت

يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى

آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی

النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْ

رہ جائے گا اور قرآن کا صرف

الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَكَابِتِي

روح ہی رہ جائے گا۔ ان کی

مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا سُمُّهُ

مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت

مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ

سے خالی ہوں گی۔ ان کے

خَرَابٌ مِّنَ الْهُدَى

علماء آسمان کے نیچے بدترین

عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ

مخلوق ہوں گے۔ انھیں سے

أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ

فتنہ اٹھے گا اور انھیں میں

تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ

لوٹ جائے گا۔

تَعُودُ۔ رواه البيهقي في

(مشکوٰۃ ص ۳۸)

شعب الایمان۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ وہ نام نہاد علماء کہ جنہوں

نے اپنی تصنیفات حفظ الایمان، براہین قاطعہ اور تحذیر الناس

وغیرہ میں سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہینیں لکھیں اور

ان کی ذات سے مسلمانوں میں فتنہ اٹھا وہ آسمان کے نیچے بدترین

مخلوق ہوئے۔

۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

يَكُونُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ
دَجَالُوْنَ كَذٰبُوْنَ
يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الرِّجَالِ
بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا
اَنْتُمْ وَاٰبَاءُكُمْ
فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ
لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَاَلَا
يَفْتِنُوْنَكُمْ۔

آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب
دینے والوں اور جھوٹ بولنے
والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے
ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم
نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ
دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو
اور انہیں اپنے قریب نہ آنے دو
تاکہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور نہ
فتنہ میں ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۸)

رواہ مسلم

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہ تحریر فرماتے ہیں یعنی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو مکاری و
فریب سے علماء، مشائخ اور صلیحین کو اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ
اور مصلح ظاہر کرے گی تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلانے اور لوگوں کو
اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف راغب کرے۔

اشعة اللغات جلد اول ص ۱۳۳) اس گروہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے عقیدے سواد اعظم اہلسنت وجماعت کے خلاف ہوں۔

۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

وَيْلٌ لِّرُمَّتِي مِنْ عُلَمَاءِ
النَّبِيِّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ

خزابی ہے میری امت کے برے
علماء کے لئے۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۱)

فی المستدرک

۱۱۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جب کسی شخص نے قرآن پڑھا
اور دین میں تفقہ حاصل کیا پھر
وہ بادشاہ کے دروازہ پر اس
کی چاپلوسی کے لئے اور اس
کے مال کی لالچ میں آیا تو وہ
بادشاہ کے گناہوں کے برابر
دوزخ کی آگ میں گھسا۔

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ وَ
تَفَقَّهَ فِي الدِّينِ، ثُمَّ
أَتَى بَابَ السُّلْطَانِ
تَمَلُّقًا إِلَيْهِ وَطَمَعًا لِمَا
فِي يَدَيْهِ خَاضَ بِقَدْرِ
خَطَاةٍ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

رواہ ابوالشیخ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۲)

جو عالم سیٹھوں کے پاس چاپلوسی کے لئے ان کے مال کی

لاپچ میں جاتے ہیں وہ بھی اس وعید میں داخل ہیں۔

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

إِنَّ أَبْغَضَ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْعَالِمُ يَزُورُ الْعُمَّالَ۔

مخلوق میں سب سے زیادہ نفرت اللہ تعالیٰ کو اس عالم سے ہے جو حاکموں اور رئیسوں سے ملاقات

کرے (کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۱)

رواہ ابن لال

بزرگوں نے کہا ہے بِئْسَ الْفَقِيرُ عَلَى بَابِ الْأَمِيرِ

وَنِعْمَ الْأَمِيرُ عَلَى بَابِ الْفَقِيرِ۔ یعنی کیا ہی برا ہے وہ

فقیر جو امیر کے دروازہ پر ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہے وہ امیر جو

فقیر کے دروازہ پر ہے۔

۱۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

خزابی ہے میری امت کے علمائے

سور کے لئے جو اس علم دین کو

تجارت بنائیں گے اس کو اپنے

زمانہ کے امیروں سے اپنی ذات

کے نفع کے لئے بیچیں گے۔

وَيْلٌ لِمَنْ مِّنْ عُلَمَاءِ السُّوءِ يَتَّخِذُونَ

هَذَا الْعِلْمَ تِجَارَةً

يَبِيعُونَهَا مِنْ أُمَّرَاءِ

زَمَانِهِمْ رِبْحًا

لَا نَفْسِهِمْ لِأَرْبَحَ
اللَّهُ تَجَارَتَهُمْ

اللہ تعالیٰ ان کی تجارت میں
نفع نہ دے۔

رواہ الحاكم

دکتر العمال ج ۱۰ ص ۱۱۱

۱۲۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تشریح فرماتے ہیں۔

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا بِالدِّينِ
كَانَ مِنَ الْاَخْسَرِيْنَ
اَعْمَالًا لَّا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ
سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا

جو لوگ دین سے دنیا طلب کریں
وہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل
کے ہیں جن کی ساری کوشش
دنیا کی زندگی میں گم ہو گئی اور
وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا
کام کر رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۲ ص ۵۳۴)

نوٹ۔ اَلْاَخْسَرِيْنَ سے آخر تک نظم قرآن
پ ۱۴ ع ۳ سے ہے۔

علم چھپانے والے علماء

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس شخص سے علم کی وہ بات

پوچھی گئی کہ جسے وہ جانتا ہے پھر

وہ اسے چھپائے یعنی نہ بتائے تو

قیامت کے دن (اس کے منہ

میں) آگ کی لگام لگادی جائیگی

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ

عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ

الْجَمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ

رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی و

رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ

تعالیٰ عنہ

۲۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

علم چھپانے والے پر ہر چیز لعنت

کرتی ہے یہاں تک کہ مچھلی پانی

میں اور چڑیا ہوا میں۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۹)

كَاتَمَ الْعِلْمَ يَلْعَنُهُ كُلُّ

شَيْءٍ حَتَّى الْحُوتِ فِي

الْبَحْرِ وَالطَّيْرِ فِي السَّمَاءِ

رواہ ابن الجوزی فی العلل

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا
اور وہ اس کو چھپائے تو خدا نے
تعالیٰ قیامت کے دن اس کے
منہ میں آگ کی لگام لگائے گا۔
(کنز ج ۱۰ ص ۱۰۹)

أَيُّمَا رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ
عِلْمًا فَكَتَمَهُ الْجَمَّةُ
اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ
مِّنْ نَّارٍ

رواہ الطبرانی

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

جس شخص کے پاس علم ہو تو وہ
اس کو ظاہر کرے اس لئے کہ علم
چھپانے والا قیامت کے روز
محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر نازل
شدہ چیز کو چھپانے والے کی طرح
ہوگا۔ (کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۲۵)

مَنْ كَانَ عِنْدَهُ عِلْمٌ
فَلْيُظْهِرْهُ فَإِنَّ كَاتِمَ
الْعِلْمِ يَوْمَئِذٍ كَكَاتِمِ
مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
رواہ ابن عدی فی الكامل

۵۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف
بیدنی پھیلنے لگے اور ایسے موقع
پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے

إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتْنُ أَوْ
قَالَ الْبِدْعُ وَلَمْ يُظْهِرِ
الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَعَلَيْهِ

اور اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لاپرواہی
میں خاموش رہے تو اس پر اللہ کی
اور تمام فرشتوں کی اور سارے
انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نے
اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ
اس کی نفل (صواعقِ مرقہ ص ۲)

(الملفوظات ج ۴ ص ۲)

جو عالم کہ حکم شرع جانتے ہوئے پوچھنے والے کو کسی مصلحت
سے مسئلہ نہیں بتاتے حالانکہ سائل کو اس کی حاجت ہوتی ہے۔
یا موجودہ زمانہ میں جبکہ بیدینی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے مگر
وہ کسی مفاد کے پیش نظر بیدینیوں کے خلاف اپنا علم ظاہر نہیں کرتے
اور خاموش رہتے ہیں وہ عالم ان حدیثوں سے نصیحت حاصل کریں
۴۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے اپنے
حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اس وقت ایک اعرابی نے آپ
سے کچھ دریافت کیا تو فرمایا۔
لَيْسَ هَذَا سَاعَةٌ
فتویٰ کا وقت یہ نہیں ہے۔

عالم کی توہین

۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں
 مَنْ أَهَانَ الْعَالِمَ فَقَدْ
 أَهَانَ الْعِلْمَ وَمَنْ أَهَانَ
 الْعِلْمَ فَقَدْ أَهَانَ
 النَّبِيَّ وَمَنْ أَهَانَ
 النَّبِيَّ فَقَدْ أَهَانَ جِبْرِيْلَ
 وَمَنْ أَهَانَ جِبْرِيْلَ فَقَدْ
 أَهَانَ اللَّهَ وَمَنْ أَهَانَ
 اللَّهَ أَهَانَ اللَّهُ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ۔

جس نے عالم کی توہین کی تحقیق
 اس نے علم دین کی توہین کی اور
 جس نے علم دین کی توہین کی تحقیق
 اس نے نبی کی توہین کی اور
 جس نے نبی کی توہین کی یتیمنا
 اس نے جبریل کی توہین کی اور
 جس نے جبریل کی توہین کی تحقیق
 اس نے اللہ کی توہین کی اور جس
 نے اللہ کی توہین کی قیامت کے
 دن اللہ اس کو ذلیل و رسوا کریگا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۱)

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

عالم زمین میں اللہ کی دلیل و حجت
ہیں تو جس نے عالم میں عیب نکالا
وہ ہلاک ہو گیا۔

الْعَالِمُ سُلْطَانُ اللَّهِ فِي
الْأَرْضِ فَمَنْ وَقَعَ فِيهِ
فَقَدْ هَلَكَ۔

(کثر العمال ج. ۱ ص ۷۷)

رواہ فی مسند الفردوس

۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

علماء کے حق کو ہلکانہ سمجھے گا مگر
کھلا ہو انا فوق۔

لَا يَسْتَحْفُ بِحَقِّهِمْ إِلَّا
مُنَافِقٌ بَيْنَ النِّفَاقِ۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص ۱۲۱)

رواہ ابوالشیخ فی التوزیح

۴۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ
میری امت سے نہیں۔

لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ
يَعْرِفْ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ۔

(فتاویٰ رضویہ ج. ۱۰ ص ۱۲۱)

رواہ احمد والحاکم

۵۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر

فرماتے ہیں۔

جس نے عالم کو حقیر سمجھا اس نے

مَنْ اسْتَحْفَ بِالْعَالِمِ

أَهْلَكَ دِينَهُ

اپنے دین کو ہلاک کیا۔

(تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۸۳)

۴۔ اعلیٰ حضرت پیشوا نے اہلسنت امام احمد رضا بریلوی

علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ عالم دین سے بلا وجہ بغض رکھنے میں بھی خوفِ کفر ہے اگرچہ اہانت نہ کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۷)

۷۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ اگر عالم دین کو اس لئے برا کہتا ہے

کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی ذنیوی خصوصیت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا ہے اور تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق و فاجر ہے۔ اور اگر

بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور

اس کے کفر کا اندیشہ ہے خلاصہ میں ہے مَنْ أَبْغَضَ عَالِمًا مِنْ

غَيْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِيفَ عَلَيْهِ الْكُفْرُ مِنْ الرُّوحِ

الذہری میں ہے الظَّاهِرُ أَنَّهُ يَكْفُرُ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۴)

۸۔ اور تنویر الابصار و در مختار کے حوالے سے تحریر فرماتے

ہیں۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالَّذِينَ خَدَّاهُ تَعَالَى نَعَى ارشاد فرمایا کہ

وہ عالموں کے درجے کو بلند
 فرمائے گا (پ ۲۸ ع ۲۷) تو عالم کو
 بلند کرنے والا اللہ ہے۔ تو جو شخص
 اس کو گرائے گا اللہ اس کو دوزخ
 میں گرائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۹ ج ۹)

أَوْتُوا الْعِلْمَ دَسَجَاتٍ
 فَالرَّافِعُ هُوَ اللَّهُ
 فَمَنْ يَضَعُهُ يَضَعُهُ
 اللَّهُ فِي جَهَنَّمَ

۹۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ مجمع الانہر میں ہے۔

جو شخص کسی عالم کو مولویا اس کی
 تحقیر کے لئے کہے وہ کافر ہے۔
 (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۳۹۵)

مَنْ قَالَ لِعَالِمٍ
 عَوِيلٌ اسْتِخْفَافًا
 فَقَدْ كَفَرَ

۱۰۔ اور تحریر فرماتے ہیں کہ عالم کی خطا گیری اور اس پر
 اعتراض حرام ہے اور اس کے سبب رہنمائے دین سے کنارہ کش
 ہونا اور استفادہ و مسائل چھوڑ دینا اس کے حق میں نہر ہے۔
 (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۳۹)

۱۱۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان
 تحریر فرماتے ہیں کہ علم دین اور علماء کی توہین بے سبب یعنی محض
 اس وجہ سے کہ عالم علم دین ہے کفر ہے۔
 (بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۳۱)

جہاں مفتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔
 مَنْ أَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَتْ
 إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ۔
 جو بے علم فتویٰ دے اس کا گناہ
 فتویٰ پوچھنے والے پر ہے۔
 رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ شریف ص ۳۵)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان
 تحریر فرماتے ہیں کہ بے علم کے فتویٰ دینے سے پوچھنے والا گنہگار
 اس لئے ہوگا کہ وہی اس کے فتویٰ دینے کا سبب بنا۔ حدیث
 شریف کا یہ معنی اس صورت میں ہوگا جبکہ اُفْتَى صیغہ معروف
 کے ساتھ ہو۔ اور اگر بصیغہ مجہول ہو یعنی اُفْتِيَ تو اس صورت
 میں مطلب یہ ہوگا کہ جسے بغیر علم کے فتویٰ دیا گیا اس کا گناہ اس
 شخص پر ہوگا کہ جس نے فتویٰ دیا اور یہ معنی زیادہ ظاہر ہے۔

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۱۴۸)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ

دوسری صورت اظہر واضح ہے یعنی جاہل نے عالم سے مسئلہ پوچھا تو عالم نے غلط جواب دیا اور جاہل نے اس پر عمل کیا اور مسئلہ کا غلط ہونا نہیں جانا تو اس کا گناہ مسئلہ بتانے والے پر ہوگا بشرطیکہ اس نے اپنی سمجھ سے بتایا ہو (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۴۶)

۲۔ حضرت عبید اللہ بن ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلًا

روایت ہے۔

أَجْرًا كُمْ عَلَى الْفُتْيَا
أَجْرًا كُمْ عَلَى النَّاسِ

جو شخص تم میں فتویٰ پر زیادہ دلیر ہے وہ جہنم پر زیادہ دلیر ہے۔
(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۰۶)

رواہ الدارمی

۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

مَنْ أَفْتَى بِغَيْرِ عِلْمٍ
لَعَنَتْهُ مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ

جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا اس کا
وزمین کے فرشتوں نے اس پر
لعنت کی۔

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۱۱۱)

رواہ ابن عساکر

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
قَوْمٌ وَسَّاءُ جُهَاتٍ لَا

آخری زمانہ میں کچھ لوگ پیدا
ہوں گے جو سردانہ اور جاہل ہونگے

يُفْتُونَ النَّاسَ فَيَضِلُّونَ
وَيُضِلُّونَ

وہ لوگوں کو فتویٰ دیں گے خود
گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو
گمراہ کریں گے۔ (کنز، ۱۰ ص ۱۱۹)

رواہ ابو نعیم والدیلی

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

اے لوگو! جو شخص کچھ جانتا ہو تو
بیان کر دے اور جو نہ جانتے تو
کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے
اس لئے کہ یہ بات علم ہی سے
ہے کہ جسے تم نہ جانتے تو کہہ دو کہ
اللہ بہتر جانتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۷)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ
لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ
أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا تَعْلَمُ
اللَّهُ أَعْلَمُ۔ (بخاری مسلم)

یعنی عالم کو اپنی لاعلمی ظاہر کرنے میں شرم نہیں کرتا چاہے سنے کہ
انسان کی جہالت اس کے علم سے بہت زیادہ ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ
نے فرمایا وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا یعنی تم
لوگ تھوڑا ہی علم دئے گئے ہو (پہا ع ۱۰) حضرت علی کریم اللہ
تعالیٰ وجہہ الکریم جبکہ منبر پر رونق افروز تھے تو آپ سے کوئی مسئلہ
پوچھا گیا آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ وہ گستاخ بولا کہ جب آپ
نہیں جانتے تو منبر پر کیوں چڑھ گئے؟ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے علم

کے لحاظ سے چڑھا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے چڑھتا تو
 آسمان پڑ پڑ بچ جاتا۔ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 چالیس مسئلے پوچھے گئے جن میں سے آپ نے صرف چار کے جوابات
 دئے اور چھتیس مسئلوں کے بارے میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا۔
 (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۵۷) اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا مجھے معلوم
 نہیں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ آپ بیت المال سے اتنا اتنا روپیہ
 لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے
 علم کے لحاظ سے روپیہ لیتا ہوں اگر اپنی جہالت کے اعتبار سے لیتا
 تو بیت المال کا کل روپیہ لے لیتا (شرح فقہ اکبر ص ۵)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ
 والرضوان تحریر فرماتے ہیں کہ علم الفتویٰ پڑھنے سے نہیں آتا جب تک
 کہ مدتہا طبیب ہاذاق کا مطب نہ کیا ہو (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۲۳۱)
 اور تحریر فرماتے ہیں کہ آج کل درسی کتابیں پڑھنے سے پڑھانے
 سے ادنیٰ فقہ کے دروازے میں داخل نہیں ہوتا نہ کہ واعظانہ سے
 سوائے طلاقت لسان کوئی لیاقت جہاں درکار نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۵۴۵)

مگر آج کل عام طور پر ہر وہ شخص کہ جسے کسی مدرسہ سے عالم و فاضل کی سند مل جاتی ہے چاہے وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو اپنے کو فتویٰ دینے کا اہل سمجھتا ہے اور حلال و حرام کی پروا کئے بغیر جو کچھ سمجھ میں آتا ہے بے دھڑک بتا دیتا ہے اسی طرح بہت سے جاہل مقرر ہو تقریری کتابوں کے علاوہ بہار شریعت کو بھی کبھی ہاتھ نہیں لگاتے مگر چرب زبانی کے سبب عوام انہیں سب سے بڑا علامہ سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے تو وہ اپنی بڑائی کا بھرم قائم رکھنے کے لئے اپنی طبیعت سے مسئلہ گڑھ کر بتا دیتے ہیں۔ نہ اللہ و رسول سے خوف کرتے ہیں اور نہ اپنی عاقبت کے برباد ہونے سے ڈرتے ہیں۔ تھکائے تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

۴۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ آدمی چار طرح کے ہوتے ہیں۔ اول وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ عالم دین ہے اس کی پیروی کرو۔ دوم وہ کہ جانتا ہے اور وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں جانتا ہوں تو وہ سویا ہوا ہے اسے بیدار کرو۔ سوم وہ کہ نہیں جانتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو اس کو ہدایت کی ضرورت

ہے اسے ہدایت کرو چہاں کہ وہ کہ نہیں جانتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں تو وہ شیطان ہے اس سے دور رہو
(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۸)

متفرقات

۱۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مَنْ رَسِدَ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَعَهُ

عالم دین بنویا طالب علم بنویا عالم

أَعْدُ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا

دین کی بات سننے والا بنویا اس سے

أَوْ مُسْتَمِعًا أَوْ مُحِبًّا وَلَا

محبت کرنے والا بنوا اور پانچواں

تَكُنِ الْخَامِسَ فَتَهْلِكُ

مت بنو کہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ

(کنز العمال ج ۱۰ ص ۸۲)

۲۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

أَدْنَى دَوْبَيْنِ، عَالَمِ دِينٍ أَوْ

النَّاسِ رَجُلَانِ عَالِمٌ

طالب علم، اور ان دونوں کے

وَمُتَعَلِّمٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَا

علاوہ میں بھلائی نہیں۔

سِوَاهُمَا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۸۱)

اس حدیث شریف میں صرف دو کا ذکر ہے تو مستمع اور محب
متعلم میں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۸۲)

۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لَيْسَ مِنَّا إِلَّا عَالِمٌ
أَوْ مُتَعَلِّمٌ۔
ہمارے راستے پر صرف عالم دین
ہیں یا طالب علم۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۹۴)

رواہ ابن النجار والدیلی

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

الْبُرُكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ
أَهْلِ الْعِلْمِ۔
تمہارے بڑے علمائے بڑے کے ساتھ
برکت ہے۔

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۹۹)

رواہ الرافیعی

۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے۔

صِنْفَانِ مِنَ النَّاسِ
إِذَا صَلِحَا صَلِحَ النَّاسُ
وَإِذَا فَسَدَا فَسَدَ
دو طرح کے آدمی جب درست
ہوں گے لوگ درست ہوں گے
اور جب وہ دونوں بگڑیں گے

النَّاسُ الْعُلَمَاءُ
وَالْأُمَرَاءُ۔

تو لوگ بگڑھیں گے۔ ایک علماء۔
دوسرے امراء اور حکام۔
(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۱۱)

رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۶۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

حِفْظُ الْغُلَامِ كَالْوَسْمِ
عَلَى الْحَجَرِ وَحِفْظُ
الرَّجُلِ بَعْدَ مَا يَكْبُرُ
كَالْكِتَابَةِ عَلَى الْمَاءِ

چھوٹے بچے کا یاد کرنا ایسا ہے
جیسے پتھر کا نقش اور بڑا ہونے
کے بعد یاد کرنا ایسا ہے جیسے
پانی پر لکھنا۔

رواہ ابو نعیم

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۱۱)

۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

حُسْنُ السُّؤَالِ زِصْفُ الْعِلْمِ

اچھا سوال آدھا علم ہے۔

رواہ ابن السنی

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۱۱)

۸۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ
يَكُونَ قَلِيلَ
الضُّحِكِ كَثِيرَ الْبُكَاءِ

عالم کے لئے مناسب ہے کہ
وہ کم ہنسے والا زیادہ رونے
والا رہے۔

رواہ الدیلمی

(کنز العمال ج. ۱۰ ص ۱۱۳)

۹۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى سَنِينَ

نے معمولوں سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد، مشکوٰۃ ص ۳۵)

الْأَعْلُوْطَاتِ .

معمہ اور پہلی سے اگر اپنے نفس کی برتری کا اظہار اور دوسرے

کو رسوا کرنا مقصود ہو یا وہ فتنہ اور عداوت و اذیت کا سبب ہو تو

ناجائز و حرام ہے۔ اور بعض علماء نے کہا کہ اگر بدلے کے طور پر

ہو تو جزاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا کے مطابق جائز ہے

(اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۶۸) اسی طرح اگر طلبہ کے ذہن میں تیزی پیدا

کرنا مقصود ہو تو حرج نہیں جیسے کہ صاحب بکر الرائق علامہ ابن نجیم

مصری نے الاشباہ والنظائر میں بہت سی فقہی پہیلیوں

کو تحریر فرمایا۔

۱۰۔ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے تفقہ حاصل کیا اور

مَنْ تَفَقَّهَ وَلَمْ

صوفیوں کی عبادت نہیں اختیار

يَتَصَوَّفُ فَقَدْ تَفَسَّقَ

کیا تو وہ درستی کے راستے سے

وَمَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ

ہٹ گیا۔ اور جو صوفی بنا مگر تفقہ

يَتَفَقَّهُ فَقَدْ تَزَيَّدَ قَا

وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا
فَقَدْ تَحَقَّقَ

نہیں حاصل کیا تو وہ زندیق ہو گیا
اور جس نے دونوں باتیں جمع
کیں تو وہ صحیح راستہ پر ہوا۔

(مرقاۃ ج ۱ ص ۲۵۶)

۱۔ حضرت علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
تشریح فرماتے ہیں کہ دنیا ایک باغ ہے جسے پانچ چیزوں سے سجایا گیا ہے
عالموں کے علم سے، حاکموں کے انصاف سے، عبادت گزاروں کی
عبادت سے، تاجروں کی امانت سے اور اہل پیشہ کی نصیحت سے
تو ابلیس نے پانچ قسم کا جھنڈا لاکر ان چیزوں کی بغل میں گاڑ دیا۔
علم کے پہلو میں حسد کا جھنڈا، انصاف کے بازو میں ظلم کا جھنڈا،
عبادت کی بغل میں ریاکاری کا جھنڈا، امانت کے پہلو میں خیانت
کا جھنڈا اور اہل پیشہ کے بازو میں کھوٹ کا جھنڈا۔

(تفسیر کبیر جلد اول ص ۲۷۶)

علم کی بغل میں حسد کا جھنڈا ابلیس کے گاڑنے ہی کا اثر
ہے کہ عالموں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے یہاں تک کہ
استاد شاگرد سے اور شاگرد استاد سے حسد کرنے لگتا ہے بلکہ
یہاں تک کہ بعض عالم جو اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتے ہیں

کہ ہم تقویٰ کی سب سے بلند چوٹی پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی ابلیس کے حسدی جھنڈا کے نیچے آکر بری طرح حسد کرنے لگتے ہیں اور دین متین کی صحیح خدمت کرنے والے عالموں کو طرح طرح سے اذیتیں پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ خدائے عزوجل علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً شیطان کے حسدی جھنڈا سے بچنے کی توفیق رفیق بخشے۔
 آمین بحرمة النبی الکریم الامین۔ وصلى الله
 تعالى عليه وعلى آله وصحبه اجمعين۔

ہلال الدین احمد مجدی

۲۲ شعبان المعظم ۱۴۱۱ھ

۱۰ مارچ ۱۹۹۱ء

فہرس مطبوعات مرکزی مجلسِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ لاہور

نمبر شمارہ	عنوان	مصنف / مؤلف	صفحات	سن اشاعت
۱-	امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظریں	علامہ اختر شاہ جہان پوری	۸۰ صفحات	ستمبر ۱۹۸۵ء
۲-	حی علی الصلوٰۃ	خلیل احمد رانا	۲۸	جنوری ۱۹۸۷ء
۳-	آہ! مرکزی مجلسِ رضا	خمد رقیق چشتی	۸	مارچ ۱۹۸۷ء
۴-	قربانی کے ضروری مسائل		۸	برعید بقرہ
۵-	دبیر و رہنما	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۱۶	اکتوبر ۱۹۸۷ء
۶-	میلاد البنی	خادمِ رضا	۱۶	نومبر ۱۹۸۷ء
۷-	نماز کے ضروری مسائل	ملتی رکن الدین الوری نقشبندی	۱۲۰	دسمبر ۱۹۸۷ء
۸-	گیارہویں شریف	مولانا محمد ضیف اختر خانیوال	۱۶	جنوری ۱۹۸۸ء
۹-	حی غسل الصلوٰۃ	(دو گنی عنایت کے ساتھ)	۸۰	جنوری ۱۹۸۸ء
۱۰-	والدین پر اولاد کے حقوق	امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ السلام	۱۶	فروری ۱۹۸۸ء
۱۱-	خصائص کنز الایمان	علامہ اختر شاہ جہان پوری	۶۲	مارچ ۱۹۸۸ء
۱۲-	حقانیتِ سلام	" " "	۵۶	اپریل ۱۹۸۸ء
۱۳-	فضیلت کی راتیں	قاسم مین	۲۲	مئی ۱۹۸۸ء
۱۴-	فضائلِ درودِ سلام	مولانا محمد سعید شبلی	۸۰	جون ۱۹۸۸ء
۱۵-	سیرۃ امام احمد رضا	علامہ اختر شاہ جہان پوری	۶۲	جولائی ۱۹۸۸ء
۱۶-	شیر و شکر	پیر غلام دستگیر ناگی	۵۰	اگست ۱۹۸۸ء
۱۷-	سوانح سراج اللامہ حضرت امام اعظم	محبوب الہی رضوی	۶۲	ستمبر ۱۹۸۸ء
۱۸-	جشنِ بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۲۸	نومبر ۱۹۸۸ء
۱۹-	اسلامی وحدت	ابوالفیض سید قلندر علی شہروردی	۸۰	جنوری ۱۹۸۹ء
۲۰-	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری	۲۸	مارچ ۱۹۸۹ء

فہرست مطبوعہ عام مرکزی مجلس امام اعظم، لاہور (رجسٹرڈ)

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	صفحات	سال اشاعت
۲۱	جشن بہاراں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد منظری	۲۸ صفحہ	۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء
۲۲	بہار عقیدت	مولانا اختر الحامدی الرضوی	۱۶	۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء
۲۳	نصاب پوش و رویش	سرفراز خاں	۳۶	" "
۲۴	قادیانی مزند	امام احمد رضا خاں بریلوی	۲۴	" "
۲۵	توہینِ رستا کی سزا قتل	صوفی نواب الدین گولڑوی	۲۸	۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء
۲۶	امام احمد رضا اور علوم جدید و قدیمہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد منظری	۳۶	" "
۲۷	دارالعلوم دیوبند کے سو سال	مختار جاوید	۴۸	" "
۲۸	فیصلہ چہار مسئلہ	مولانا محمد حنیف اختر	۷۲	" "
۲۹	جانِ ایمان	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد منظری	۵۶	" "
۳۰	ارکانِ دین	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی	۴۸	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء
۳۱	تراج الفقہاء	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد منظری	۲۴	" "
۳۲	حضور کی تاریخ پیدائش	سید محمد سلطان شاہ	۳۲	" "
۳۳	گویا دبستان کھل گیا	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد منظری	۴۸	۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء
۳۴	حکومت نزیہ پلیدی	علامہ مفتی شریف الحق امجدی	۷۲	" "
۳۵	پیغمبرِ خدا قانون ساز بھی تھے	" "	۴۰	" "
۳۶	اثباتِ البصاال ثواب	" "	۸۰	" "
۳۷	غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں	امام احمد رضا خاں بریلوی	۵۶	" "
۳۸	خاکِ حجاز کے نگہبان	صلاح الدین محمود	۲۰	" "
۳۹	فضائلِ عائشہ صدیقہ	علامہ قاضی غلام محمود نیراوی	۱۶	" "
۴۰	میلادِ مصطفیٰ	راجہ رشید محمود وغیرہ	۶۴	" "

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کریم اللہ بہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کر کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے، یہ تو بہت مشکل کام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

● چار مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامہ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔

● تین مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

● تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔

● دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔

● چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کریم اللہ بہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیت کر کے سویا کروں گا۔

کتبہ شریفی انصاری، کراچی، پاکستان

مرکز مجلس ائمہ عظمیٰ لاہور

رات کو سوتے وقت کے عملیات

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی کریم اللہ بہہ سے ارشاد فرمایا کہ اے علی! رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

- چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو
- ایک قرآن کریم پڑھ کر سویا کرو
- جنت کی قیمت دے کر سویا کرو
- دو لڑنے والوں میں صلح کر کر سویا کرو
- ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ امر میرے لئے کیسے ممکن ہے، یہ تو بہت مشکل کام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

● چار مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو کیونکہ اس کا ثواب تمہارے نامہ اعمال میں چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر لکھا جائے گا۔

● تین مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب ایک قرآن کریم کے برابر ہے۔

● تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ اس سے جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔

● دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو کہ اس کا ثواب دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ہے۔

● چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو، حج کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرت علی کریم اللہ بہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب تو روزانہ میں یہی عملیت کر کے سویا کروں گا۔

کتبہ شریفی انصاری، کراچی، پاکستان

مرکز مجلس ائمام اعظم لاهور